سبق نمبر ۱۔ حمد ---------- (نظم) (محمد اسماعیل میرٹھی)

۱۔ فرہنگ ----

الفاظ	معنی
دون مکان	زمین اور آسمان
بن مانگے	مانگنے کے بغیر
آن بان	شان وشوکت والے ، عزت والے
رحیم	رحم کرنے والا
یوم جزا	قیامت کا دن
معتوب	جس پر عتاب کیا جائے ، غضب
نگار عالم	دنیا میں سب سے خوبصورت
سہارا	مدد
بار گاہ	اجلاس کی جگہ،عدالت
پروردگار	پرورش کرنے والا

۲۔ حالات زندگی:۔ اسماعیل میرٹھی ۱۸۴۴ء میں میرٹھ میں پیدا ہوئے ۔ مالی دشواریوں کی وجہ سے سولہ برس کی عمر سے ہی محکمہ تعلیم میں ملازم ہوگئے۔اپنی محنت اور علمی قابلیت کی بدولت تیزی سے ترقی کرکے فارسی کے ہیڈ مولوی مقرر ہوئے ۱۸۹۹ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے اور میرٹھ واپس آگئے۔ ۱۹۱۷ء میں وفات پائی۔

ادبی کار نامہ:۔ مولوی اسماعیل کا سب سے بڑا کانامہ ان کی وہ اُردو کتابیں ہیں جو انھوں نے بچوں کے لئے لکھی تھیں۔ یہ کتابیں بچوں کی مزاج شناسی کے ساتھ لکھی گئی تھیں۔ انھوں نے اتفاق کی تعلیم کے علاوہ کام کرنے اور پاک باز رہنے کی تاکید اپنی نظموں میں کی ہے۔ ان کا اندازہ بیان نہایت سیدھا سادھا ہے۔ نظم نگاری میں ان کو کمال حاصل ہے۔

۳۔ تشریح کیجیے:

۱۔ حمد و ثنا ہو تیری ---------- بے شک رحیم ہے تو رحمت نشان والے۔

محمد اسماعیل میرٹھی خدا کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔اے زمین اور آسمان کے مالک اور دو عالم کی پرورش کرنے والے ساری تعریفیں تمہاری خاطر ہیں۔ اے پروردگار عالم تم مانگنے کے بغیر دیتے ہو۔ پیارے نبیﷺ پر قرآن نازل کرنے والے تمہاری شان ایسی ہے کہ سب شان وشوکت والے تمہارے ہی آگے سجدہ ہو جاتے ہیں۔ تم رحمان بھی اور رحیم بھی ۔

۲۔ یوم جزا کے مالک ------- اور آسمان والے۔

محمد اسماعیل میرٹھی خدا کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے قیامت کے دن جزا اور سزا دینے والے تو ہی ہمارا پیدا کرنے والا ہے۔ ہم تم ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ تم کو ہی ڈھونڈتے ہیں۔ تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں ۔ تیرے حضور میں آکر اسی تمنا کے ساتھ دعا مانگتے ہیں کہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا دے۔

۳۔ وہ راستہ دکھا تو ------- عزوشان والے۔

محمد اسماعیل میرٹھی خدا سے التجا کرتا ہے کہ اے دنیا کے پالنے والے ہمیں پرہیز گاروں کا وہ راستہ دکھا جس پر چل کر دنیا اور آخرت کی خوبصورت نعمتیں ملتی رہتی ہیں ۔ اور جن لوگوں کا نام اب تک یاد گار بن کر رہ گیا ہے۔ اور جو لوگ تمہاری نظر میں عزت اور شان والے ہیں۔

۴۔ معتوب ہیں جو تیرے ------- اے آسمان والے۔

محمد اسماعیل میرٹھی خدا سے یوں دعا مانگتے ہیں کہ اے پیدا کرنے والے واحد ویکتا جن لوگوں پر تیرا عذاب نازل ہوا اور جو گمراہ ہوگئے۔ اے زمانے کے مالک ہم عاجز بندے ان کے راستے پر نہ چلیں۔ تو ہی ہم عاجزوں اور بے کسوں کا والی ہے تو ہم پر رحم کر اور ہماری یہ دعا قبول فرما۔

Scanned with CamScanner

۴۔ سوالات۔

۱۔ شاعر خدا سے کیا مانگتا ہے؟

جواب:۔ شاعر خدا سے سچا راستہ دیکھنے کی دعا مانگتا ہے۔ وہ راستہ جو پرہیز گاروں نے اپنایا ہے اس کی التجا کرتے ہیں۔

۲۔ خدا کی نظر میں کون سے لوگ شان وشوکت والے ہیں؟

جواب ۔ خدا کی نظر میں حق پرست اور سیدھے راستے پر چلنے والے لوگ ہی شان وشوکت والے ہیں۔ جو اللہ تعالی کے احکاموں کو من وتن سے مانتے ہیں۔

۳۔ شاعر کس سے مدد مانگتا ہے؟

جواب:۔ شاعر خدا سے مدد مانگتا ہے۔

۴۔ نظم کے آخری مصرع میں شاعر نے کیا دعا مانگی ہے؟

جواب:۔ شاعر نے اللہ تعالی سے آخری مصرع میں یہ دعا مانگی ہے کہ ہمیں بھٹکے ہوئے اور غافلوں کا راستہ نہ دکھانا بلکہ ان کا راستہ دکھانا جو آپ کے مومن اور صالح بندے ہیں۔

۵۔ خالی جگہیں بھر دیجیے:

۱۔ گرتے ہیں تیرے در پر سب آن بان والے۔

۲۔ امداد تجھ سے چاہیں سب کا سہارا تو ہے۔

۳۔ اور نام جن کا اب تک ہے یاد گار عالم۔

۴۔ ہم عاجزوں کو یارب اُن کی نہ راہ چلانا۔

۶۔ حمد و ثنا (حمد) کا خلاصہ:

اس نظم میں محمد اسماعیل میرٹھی نے اللہ کی حمد وثنا بجا لاتے ہوئے کہا ہے کہ وہ دونوں جہاں کے مالک ہیں جو کچھ دیتے ہیں بن مانگے دیتے ہیں سب شان وشوکت والے اُسی کے در پر گرتے ہیں وہی قیامت کے دن مالک ہیں لوگ انہیں کو جھکتے ہیں اور انہیں کی عبادت کرتے ہیں مدد مانگتے ہیں۔ شاعر خدا سے اُس راستے پر چلنے کی دُعا مانگتے ہیں جس پر پرہیز گار لوگ چلتے ہیں اور جن کا نام یاد گار بن کر رہ جاتا ہے۔ شاعر خُدا سے دُعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں کا راستہ نہ دکھا دے جو گمراہ ہوگئے ہیں ہم پر رحم کر اور ہماری دُعا قبول فرمایئے۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۲ ۔ (کاہلی) ــــــــ (نثر) (سر سید احمد خان)

۱۔ حالاتِ زندگی سر سید احمد خان:۔ انیسویں صدی کی دلی میں ایک پڑھے لکھے کھاتے پیتے خاندان میں ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام سید احمد رکھا گیا ۔بڑا ہو کر یہی لڑکا ہندوستان کی تاریخ میں سر سید کے نام سے مشہور ہوا۔ فارسی عربی سے تعلیم کا آغاز کیا۔ بیس سال کی عمر میں باپ وفات پا گئے اور انھوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے دفتر میں نوکری کرلی ۔ ترقی کرتے کرتے جج ہوگئے۔

ادبی خدمات ۔ ۱۸۶۹ء میں سر سید اپنے دو لڑکوں سید حامد اور سید محمود کو تعلیمی مقصد کی تکمیل کے لئے انگلستان گئے وہاں کے رہن سہن اور نظامِ تعلیم سے متاثر ہو کر علی گڑھ میں وہ کالج کھولا جو آج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی شکل میں موجود ہے۔ انہیں انگریز سرکار کی طرف سے سر کا خطاب ملا۔

۲۔ سلیس کیجیے:

ایسے شخص کی حالت ـــــــ یہ ایک واضح وار وحشی ہوتا ہے۔

یہ اقتباس سر سید احمد خان کے مضمون "کاہلی" سے ماخوذ ہے۔ سر سید لکھتے ہیں۔ کہ اُس آدمی کے بارے میں سوچو جس کی آمدنی اخراجات سے کم نہ ہو اور اس کو آمدنی کے لئے زیادہ محنت نہ کرنی پڑے اور اپنی اندرونی طاقتوں کا اظہار یا استعمال کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

اُس کی حالت بھی یہی ہوگی کہ اس کی خواہش بری باتوں کی طرف مائل ہوجائیگی۔ وہ شراب ، جوابازی ، تماشا دیکھنے اور لذیز کھانے کا عادی ہوگا اور اُس کے بر مہذب ساتھیوں میں بھی ایسی ہی باتیں پیدا ہونگی۔ فرق صرف اتنا ہوگا کہ وہ بے شعور ، بے وقوف اور خوفناک ہونگے۔ اور یہ ایک اچھے طریقے کا خوفناک ہوئے۔

۳۔ سوالات:۔

۱۔ سر سید احمد خان کے خیال میں سب سے بڑی کاہلی کیا ہے؟

جواب:۔ اُن کے خیال میں دلی قوت کو بے کار چھوڑنا سب سے بڑی کاہلی ہے۔

۲۔ کون سے لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں؟

جواب:۔ محنت و مشقت سے کام کرکے روٹی کمانے والے لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔

۳۔ انسان کس حالت میں کاہل اور بالکل حیوان صفت ہوجاتا ہے؟

جواب:۔ جب انسان پوشیدہ طاقتوں کو استعمال میں نہ لائے دوسروں کے سہارے زندگی گزارنے کا عادی بن جائے وہی کاہل بن جاتا ہے۔ وہ وحشی اور حیوان صفت بن جاتا ہے۔

۴۔ اگر انسان اپنے دلی قوی کو بے کار ڈال دے تو اُس کا کیا حال ہوگا؟

جواب:۔ وہ کاہل سست اور حیوان صفت بن جاتا ہے۔ اور اپنی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا۔

۵۔ ہماری قوم کی حالت کس طرح بہتر ہوسکتی ہے؟

جواب:۔ جب ہماری قوم کاہلی اور سستی چھوڑ دے اور دلی قوی کو بروئے کار میں لانے کے عادی بن جائینگے تب جاکے ہماری قوم کی حالت بہتر ہوسکتی ہے

۴۔ جملے پورے کیجیے:

۱۔ روٹی پیدا کرنا اور پیٹ بھرنا ایک ایسی چیز ہے کہ بہ مجبوری اس کے لئے محنت کی جاتی ہے۔

۲۔ ہر ایک انسان کو لازم ہے کہ اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے اور اس کو بے کار نہ چھوڑے۔

۳۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ہندوستانیوں کے لیے ایسے کام بہت ہیں جن میں ان کو قوی دل اور قوت عقلی کو کام میں لانے کا موقعہ ملے۔

۴۔ ہم اپنے ہم وطنوں سے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں جو ہم کو اپنے دلی قوی کو کام میں لانے کا موقعہ نہیں رہا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم کاہلی اختیار کرلی۔

۵۔ جب تک ہماری قوم سے کاہلی یعنی دل کا بے کار پڑا رہنا نہ چھوٹے گا اس وقت تک ہم کو اپنی قوم کی بہتری کی توقع کچھ نہیں۔

۵۔ جملوں میں استعمال کیجیے:

Scanned with CamScanner

قوی، بسراوقات، مناسب، خصلت، پھوہڑ، وحشی، مصروف، مستعدی، توقع، حکیمانہ، مشقت۔

۵۔ جس طرح 'قلب' سے 'قلبی' صفت بنایا گیا ہے اسی طرح مندرجہ ذیل الفاظ سے صفت بنائیے:

عقل محنت وطن خیال علم حیوان قوم شخص ذہن

الفاظ	صفت
عقل	عقلی
محنت	محنتی
وطن	وطنی
خیال	خیالی
علم	علمی
انسان	انسانی
حیوان	حیوانی
قوم	قومی
شخص	شخصی
ذہن	ذہنی

۶۔ نیچے دیے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھیے:

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
1 سستی	چستی	6 بدسلیقہ	سلیقہ مند
2 اندرونی	بیرونی	7 شک	بے شک
3 مناسب	نا مناسب	8 بہتری	ابتری
4 عارضی	دائمی	9 ضروری	غیر ضروری

۷۔ جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	معنی	جملے
قوی	طاقت	ترقی کے لئے قوی کا استعمال لازمی ہے۔
بسراوقات	زندگی گزارنا	وہ چھوٹی سی دکان پر اپنی بسراوقات کرتا ہے۔
خصلت	سیرت	وہ نیک خصلت خاتون ہے۔
پھوہڑ	بے وقوف	ان پڑھ لوگ پھوہڑ ہوتے ہیں۔
وحشی	غیر مہذب	ان پڑھ لوگ غیر مہذب ہوتے ہیں۔
مصروف	مشغول	چاندنی چوک مصروف ترین بازار ہے۔
مستعدی	چستی	اس نے بڑی مستعدی سے آگ بجھادی۔
توقع	امید	مجھے اس سے کسی مدد کی توقع نہیں۔
حکیمانہ	دانائی	شاعر مشرق کی حکیمانہ باتیں قابل عمل ہے۔
مشقت	محنت	بڑی محنت سے اس نے اوّل درجہ حاصل کیا۔
کاہلی	سستی	کاہلی تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔
ثانی	مثال	اردو بولنے میں اس کا ثانی نہیں۔

اس مقام تک سبق کے سب جملے [illegible]

[illegible]

سبق نمبر ۱۳۔ لل دید ------------ (نثر)

۱۔ سوالات ---------

۱۔ لل دید کس وجہ سے مشہور ہے؟

جواب ۔ لل دید شرافت ، پاکیزگی ، صبر و تحمل اور دینداری کی وجہ سے مشہور ہے۔

۲۔ لل دید کے زمانے میں کون بزرگ حضرات گزرے ہیں؟

جواب ۔ حضرت امیر کبیرؒ اور حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ ۔

۳۔ حضرت شیخ نورالدین نورانی کو دودھ پلاتے وقت لل دید نے کیا کہا؟

جواب ۔ لل دید نے کہا اے ننھے دنیا میں آتے ہوئے تمہیں لاج نہ آئی تو اب دودھ پینے میں کیسی شرم۔

۴۔ لل دید کے واکھوں میں کن باتوں کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب ۔ ان واکھوں میں اونچ نیچ اور ذات پات کے غیر فطری بندھنوں کو توڑنے اور اعلیٰ انسانی اور اخلاقی قدروں کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔

۵۔ لل دید کو کن کن ناموں سے پکارا جاتا ہے؟

جواب ۔ لل دید کو لل عارفہ اور لل ایشوری کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

۲۔ خلاصہ :۔ کشمیر قدیم زمانے سے ہی ریشیوں ، صوفیوں کا مسکن رہا ہے۔ ان ہی بزرگ ہستیوں میں ایک عظیم خاتون لل دید بھی گذری ہے جو چودھویں صدی کے وسط میں سرینگر کے گاؤں سیمپور میں پیدا ہوئی ۔ چھوٹی عمر میں ان کی شادی پانپور کے ایک پنڈت گھرانے میں ہوئی جہاں ان کا نام پدماوتی رکھا گیا۔ سسرال میں ساس اور شوہر کے برے سلوک کی وجہ سے لل دید کی ازدواجی زندگی بہت ہی تلخ گذری ۔ کہا جاتا ہے کہ لل دید کی ساس کھانا پروستے وقت ان کے برتن میں ایک بٹا رکھتی تھی تاکہ دیکھنے میں چاول کا خوب برتن بھرا ہوا ہے لگے۔لل دید خوب صابر عورت تھی وہ چاول کھا کر بٹا دھو کر رکھتی تھی تاکہ ان کی ساس کو دوسرا پتھر ڈھونڈنے میں تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔ لل دید نہایت صبر سے سسرال کی زیادتیاں برداشت کر لیتی تھی۔ لیکن آخر کار جب ان کے برداشت کا پیمانہ لبریز ہوگیا تو انھوں نے گھریلو زندگی کو خیرباد کہا اور ایک مست قلندر کی طرح جگہ جگہ گھومنے لگی۔ ایک بار انہیں ننگی حالت میں حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ کا سامنا ہوا تو انہیں سخت شرم محسوس ہوئی اور جب چھپنے کی کوئی جگہ نہ ملی تو نانبائی کی دکان میں دہکتے ہوئے تنور میں کود پڑی۔ نانبائی کے تو ہوش ہی اڑ گئے تھوڑی دیر جب تنور کا ڈھکن اٹھا لیا گیا تو یہ دیکھ کر سب حیران ہوئے کہ لل دید ایک خوبصورت لباس پہن کر تنور سے بر آمد ہوئیں۔ اس سوال کے جواب میں انھوں نے کہا میں نے پہلی بار کسی مردِ خدا کو دیکھا۔ اس واقعہ کے بعد لل دید کئی بار حضرت امیر کبیرؒ اور شیخ نورالدین نورانیؒ سے بھی ملتی رہیں ۔ دونوں بزرگ لل دید کے روحانی مرتبے سے متاثر تھے۔لل دید ایک فطری شاعرہ تھیں ان کا کلام 'واکھ' کہلاتا ہے۔ ان کے عارفانہ کلام کو تمام کشمیری بہت پسند کرتے ہیں۔ان واکھوں میں اونچ نیچ اور ذات پات کے غیر فطری بندھوں کو توڑنے اور اعلیٰ انسانی اور اخلاقی قدروں کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ چھ برس گذرنے کے باوجود بھی ان کے بہت سارے شعر اور مصرعے اب بھی کشمیری زبان میں محاوروں اور ضرب الامثال کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ لل دید کو 'لل عارفانہ (لل عارفہ)' اور 'لل ایشوری' کے ناموں سے بھی یاد کرتے ہیں۔ انھوں نے خاصی لمبی عمر پاکر بجبہاڑ کے مقام پر وفات پائی۔

۳۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ریشی	عابد	سَنت	پارسا ۔ پرہیز گار
صوفی	پرہیز گار	وسط	بیچ ۔ درمیان
وثوق	یقین	روایت	حکایت
ضرب مثل	کہاوت	بے ساختہ	بناوٹ کے بغیر
بٹا	مسالہ پیسنے کا پتھر	لاج	شرم
متروک	ترک کیا ہوا۔		

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۴ ۔ نعت ------- (نظم) (الطاف حسین حالی)

۱۔ فرہنگ : --------

الفاظ	معنی
بر لانا	پورا کرنا
پرائے	غیر۔ اجنبی
ملجا	جائے پناہ ۔ پنا ملنے کی جگہ
ماویٰ	ٹھکانہ۔ پناہ کی جگہ
بداندیش	بُرا چاہنے والا
حرا	غار حرا ۔ وہ گپھا جہاں حضرت محمد ﷺ پر وحی نازل ہوئی تھی
مسِ خام	کچا تانبا
کُندن	خالص سونا
قرنوں	زمانہ دراز ۔ طویل مدت
جہل	جہالت
بیڑے	ناؤ ۔ کشتی
موجِ بلا	مصیبتوں کی لہر
ضعیف	کمزور
درگزر کرنا	بخشنا
مفاسد	مفسدہ کی جمع ۔ فساد ۔ جھگڑے
شیر وشکر	آپس میں ملانا، بھائی چارہ پیدا کرنا
نسخہ کیمیا	قرآن ، قیمتی نسخہ

۲۔ حالاتِ زندگی:۔ الطاف حسین حالی ۱۸۳۷ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے ۔ ۹ برس کی عمر میں والد کے سایہ سے محروم ہوگئے۔ ابتدائی تعلیم زمانے کے رواج کے مطابق قرآن ، فارسی اور عربی سے شروع کی۔ کتابیں پڑھنا ان کا مشغلہ تھا۔ چھوٹی عمر میں ان کی شادی ہوئی۔ گھر چھوڑ کر دہلی چلے آئے اور یہاں کے مشہور عالم مولوی نوازش علی سے مزید عربی تعلیم حاصل کی۔ لاہور کے گورنمنٹ بک ڈپو میں بحیثیت ملازم کام کیا ۔ چار برس ملازمت کرنے کے بعد دہلی واپس آگئے اور ایک اینگلو عربک اسکول میں ٹیچر ہوگئے۔ ملازمت چھوڑنے کے بعد پانی پت میں سکونت اختیار کرلی۔

ادبی کارنامے:۔ حالی نے ۱۷ برس کی عمر سے شاعری کا آغاز کیا۔ شاعری میں مرزا غالب کے شاگرد ہوئے۔ ان کی شاعری میں نیا رنگ نظر آتا ہے۔ 'مسدس' (مدوجزرِ اسلام) لکھنے کے بعد وہ ایک قومی شاعر کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ انھوں نے عورتوں کے لیے 'چپ کی داد' اور مناجاتِ بیوہ ' نظمیں لکھیں۔ حالی نے جدید شاعری کو مستقل شکل عطا کی۔ سادگی و صفائی ، درد اثر ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ۱۹۱۴ء میں پانی پت میں وفات پائی۔

۳۔ تشریح کیجیے:

۱۔ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا ---------- غلاموں کا مولا

الطاف حسین حالی اس ' نعت ' میں محمد ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرا نبی ﷺ تمام پیغمبروں میں 'رحمت ' سے ملقب ہوئے۔ وہ غریبوں کی مرادیں پوری کرتے تھے۔ مصیبت میں اپنے اور پرائے کی مدد کرتے تھے۔ ان کے غم میں شریک ہوتے تھے۔ وہی فقیروں اور محتاجوں کی چھپنے کی جگہ تھے۔ یتیموں کی خبر گیری کرتے تھے۔ اور غلاموں کے مالک تھے۔

۲۔ خطا کار سے در گزر کرنے والا --------- نسخہ کیمیا ساتھ لایا

نبی اکرم ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں وہ گنہگاروں کو معاف کر دیتے ہیں

Scanned with CamScanner

جواب:- دلکش چمن وطن کو کہا گیا ہے

۳۔ ' ہے فردوس کا اس چمن کی کیا کیا خوبیاں بیان کی گئی ہیں؟

جواب:- اس مصرع سے مراد ہے کہ اس چمن یعنی وطن کو دیکھ کر جنت کا گماں ہوتا ہے۔

۴۔ اس نظم میں ہمارے وطن کی کیا کیا خوبیاں بیان کی گئی ہیں ؟

جواب:- وطن میں مختلف قسم کے رنگ برنگے اور خوش آواز پرندے ہیں ، جھیلیں دریا ، جھرنے اور صاف و شفاف پانی کا شور ہے زمین زرخیز ہے جس میں خوش رنگ ، پھول ، میوے ، اناج اور سبزیاں اُگلتی ہیں۔ وطن خوبصورت پہاڑوں اور مالا مال جنگلوں سے بھرا پڑا ہے گویا ہمارا وطن جنت کی طرح حسین و جمیل ہے۔

۵۔ اس نظم کے شاعر کا نام لکھیے؟

جواب:- اس نظم کے شاعر کا نام شفیع الدین نیر ہے۔

۶۔ شاعر اس نظم میں وطن کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب:- شاعر اس نظم میں وطن دوستی کا جذبہ اُبھارنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان خوبصورت نعمتوں کی قدر کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔

۴______ لفظوں کو جملوں میں لکھیے۔

نظ	جملے
ریا	دریائے جہلم کا منبع ویری ناگ ہے۔
پہاڑ	پہاڑ پر چڑھنا آسان کام نہیں ہے۔
لن	مجھے اپنے وطن سے بے حد لگاؤ ہے۔
نظر	کشمیر کی خوبصورتی اور منظر کشی لاجواب ہے۔
بن	اس چمن میں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے ہیں
ماں	یہ سماں بہت سُہانا ہے۔

۵______ املا درست کیجیے۔

غلط:- ترقاریاں ، باگوں ، منضر ، وتن ، صر سبز

ٹھیک:- ترکاریاں ، باغوں ، منظر ، وطن ، سر سبز

۶______ مصرع مکمل کیجیے۔

۱۔ وہ چڑیا ، وہ طوطا وہ مینا وہ مور

۲۔ وہ کوئل وہ بلبل وہ قمری ، وہ چکور

۳۔ وہ سر سبز اس کے پہاڑ اور بن

۴۔ یہ میرا وطن یہ میرا وطن

۷______ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

چڑیا	چڑیاں	جھیل	جھیلیں
بلبل	بلبلیں	دریا	دریاؤں
جھرنے	جھرنا	پہاڑ	پہاڑوں
میوے	میوہ		

۸__________ مصرعوں کو صحیح ترتیب سے لکھ کر مکمل کیجیے۔

وہ غلے ، وہ میوے ، وہ ترکاریاں

وہ خوش رنگ پھولوں کی گل کاریاں

وہ سر سبز باغوں کی پھلواریاں

وہ سیراب اور خوش نما کیاریاں

Scanned with CamScanner

کہاں تک بیاں اس کی ہوں خوبیاں
ہے فردوس کا اس چمن پر گماں

وہ جھیلوں کی لہریں ، وہ دریا کا زور
وہ جھرنوں کا گرنا ، وہ پانی کا شور

Scanned with CamScanner

سبق نمبر۔ ۲۰ اُف ! یہ ماحولیاتی آلودگی !۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (نثر)

۱۔۔۔۔۔ فرہنگ

لفاظ	معنی
آلودگی	گندگی۔ فضا میں میلا پن
شفاف	صاف ستھرا
بھرمار	زیادتی ۔ کثرت
فضا	زمین کے چاروں طرف ہوا کا کرہ ۔ ماحول
مخلوق	پیدا کی ہوئی چیزیں
مرکبات	مرکب کی جمع ۔ ترکیب دیا گیا
تباہ کاریاں	بربادیاں
غلیظ	گندہ
محفوظ	جو حفاظت سے ہو

۲۔۔۔۔۔۔ سوالات

۱۔ آلودگی کی مختلف شکلیں کون کون سی ہیں؟

جواب:۔ آلودگی کی مختلف شکلیں مندرجہ ذیل ہیں:

آبی آلودگی ، ہوائی آلودگی ، شور کی آلودگی وغیرہ۔

۲۔ انسانی زندگی پر آلودگی کا کیا اثر پڑ رہا ہے؟

جواب:۔ آلودگی سے انسانی زندگی پر بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ آلودگی سے کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ مثلاً تپ دق (T.B) ، کھانسی وغیرہ۔

۳۔ کیمیاوی کھاد اور کیڑا مار دواؤں کا استعمال کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب:۔ کیمیاوی کھاد اور کیڑا مار دواؤں کا استعمال اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اناج ، پھلوں اور سبزیوں کے پیداوار میں اضافہ ہو اور ساتھ ہی زمینی کیڑوں سے بچنے کے لیے بھی ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ غذائیں بیماریوں کا سبب کیوں بن جاتی ہیں؟

جواب:۔ کیڑا مار دواؤں کی چھڑکاؤ کی وجہ سے غذائیں بیماریوں کا سبب بن جاتی ہیں۔

۵۔ ' دھوئیں ' کو خطرناک کیوں کہا گیا ہے؟

جواب:۔ دھوئیں کی وجہ سے ہوا میں موجود پرت اوزون (Ozone) میں سوراخ پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس لیے دھوئیں کو خطرناک کہا گیا ہے۔

۶۔ ' اوزون پرت ' (Ozone Layer) سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ اوزون لیر ایک ایسی گیس کی پرت ہے ۔ جو سورج سے آنے والی خطرناک شعاعوں سے ہمیں بچاتی ہیں۔

۷۔ شور خطرناک قسم کی آلودگی کیوں ہے؟

جواب:۔ کیونکہ شور سے ہمارے جسم کے مختلف اعضاء خاص کر کانوں اور دماغ پر کافی بُرا اثر پڑتا ہے۔ اس وجہ سے شور کو خطرناک آلودگی کہا جاتا ہے۔

۸۔ آلودگی کم کرنے کے لیے کیا کیا طریقے ہیں؟

جواب:۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔ جھیلوں ، دریاؤں ، تالابوں اور چشموں کے کنارے پر رہنے والی آبادی کو پانی کے ان وسائل سے ۔ ذرا دور بسائیں اور جھیلوں اور پانی کے دیگر ذخائر کے اردگرد مکان وغیرہ تعمیر کرنے پر پابندی لگائیں۔

Scanned with CamScanner

۳۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واحد اور جمع لکھیے:

واحد	جمع
خواہش	خواہشات
ترقی	ترقیات
سوال	سوالات
اختیار	اختیارات
ممکن	ممکنات

۴۔۔۔۔۔۔۔۔ ادھورے جملوں کو مکمل کیجیے:

۱۔ آپ کے دائیں بائیں موٹر گاڑیاں دھواں اگلتی دوڑ رہی ہیں۔

۲۔ کہیں مشینوں کی آواز کانوں کو جھنجوڑ رہی ہیں۔

۳۔ ہر طرف مشینوں کی بھرمار ہے۔

۴۔ ہوا، پانی اور خوراک ہر جاندار کی بنیادی ضرورت ہے لیکن یہ سب آلودگی کا شکار ہیں۔

۵۔ کیمیاوی کھاد ساتھ ساتھ کیڑا مار دواؤں چھڑکاؤ بھی کیا جاتا ہے۔

۶۔ ایک طرف انسانی ترقی کا ایک بڑھتا ہوا سیلاب ہے دوسری طرف اس کی تباہ کاریاں ہیں۔

۷۔ کار خانوں سے نکلنے والے غلیظ مادوں کو کیمیاوی طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے۔

۵۔۔۔۔۔۔۔۔ مندرجہ ذیل عنوانات پر پانچ پانچ جملے لکھیں:

۱۔ اگر پانی نہ ہو تو کیا ہوگا؟

جواب:۔ (۱) پانی کے بغیر کسی بھی جاندار کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔

(۲) پانی قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔ بغیر اس تحفہ کے کائنات نا مکمل ہے۔

(۳) پانی کی قدر ایک انسان تب جانتا ہے۔ جب اُس کو پیاس لگتی ہے۔

(۴) پانی زندگی کا ایک حصہ ہے اور اس حصے کے بغیر باقی ماندہ زندگی بیکار ہے۔

(۵) جس طرح ہوا کے بغیر زندگی ناممکن ہے اسی طرح پانی کے بغیر بھی زندگی ناممکن ہے۔

۲۔ شور اور سنگیت میں کیا فرق ہے؟

(۱) شور وہ آواز ہے جو انسانی دماغ اور باقی اعضاء کو نقصان پہنچاتی ہے اور سنگیت وہ آواز ہے جس کو سننا ہر کوئی پسند کرتا ہے۔

(۲) شور آلودگی کی ایک قسم ہے اور سنگیت کو ہم آلودگی کے زمرے میں نہیں لاسکتے۔

(۳) شور سے ہر کوئی دُور بھاگتا ہے اور سنگیت ہر کسی کو اپنی اور کھینچتا ہے۔

(۴) شور بنانا نہیں پڑتا اپنے آپ پیدا ہوجاتا ہے مگر سنگیت کو بنانے کے لیے محنت درکار ہے۔

(۵) چنانچہ شور مضر صحت ہے اور موسیقی روح کی غذا ہے۔

۳۔ ہم کیسے محسوس کرتے ہیں کہ ہوا تازہ ہے یا گندہ؟

(۱) سونگھنے سے انسان محسوس کرتا ہے کہ ہوا گندہ ہے یا تازہ۔

(۲) تازہ ہوا میں سانس لینے سے ہم راحت محسوس کرتے ہیں۔

(۳) گندگی ہوا بدبو دار اور دم گھٹا دینے والی ہوتی ہے۔

(۴) گندگی ہوا سے طبیعت بوجھل اور دماغ اُکتا جاتا ہے۔

(۵) تازہ ہوا میں طبیعت ہشاش بشاش ہوئی ہے۔

Scanned with CamScanner

۴۔ جب شور ہوتا ہے۔ آپ کو کیا محسوس ہوتا ہے؟

(۱) جب شور ہوتا ہے۔ تو ہمیں بہت بُرا لگتا ہے۔

(۲) شور ہمارے اعصاب پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔

(۳) دماغ ذہنی کیفیت کا شکار ہوتا ہے۔

(۴) کسی بھی کام میں اپنا دھیان مرکوز نہیں کر سکتے۔

(۵) شور سے اکتاہٹ محسوس ہوتی ہے اور غصہ آنے لگتا ہے۔

۶۔۔۔۔۔۔۔ دریائے جہلم کا پانی روز بروز گندہ ہوتا جارہا ہے۔ ہم کس طرح جہلم اور اس کے پانی کو گندہ ہونے سے بچا سکتے ہیں؟

جواب:۔ دریائے جہلم کے گندہ ہونے کے لیے ہم سب ذمہ دار ہیں۔ اس کو گندہ بنانے والے بھی ہم ہیں اور گندے پانی کو استعمال کرنے والے بھی ہم ہیں۔ اب جہاں تک اس کی گندگی کو ختم کرنے کا تعلق ہے۔۔اس کے لیے ہم سب کو ایک ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھ کر انفرادی طور پر اس کو پاک وصاف رکھنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اس کے علاوہ حکومت کو بھی اپنا کام غیر جانبداری سے کرنا ہوگا۔ دریائے جہلم کے کنارے پر بسنے والی آبادی کو ہٹا کر ان کے لیے کسی اور جگہ رہائش کا انتظام کرنا ہوگا۔ مختصراً یہ کہ ہم سب کو قدرت کے عطا کیے گیے اس انمول خزانے کی حفاظت خود کرنی ہوگی۔

سبق نمبر۔ ۲۱ راجا جامبھو لوچن ---------- (نثر)

۱۔------ فرہنگ

الفاظ	معنی
فیاض	سخی ۔ دریا دِل
سخی	سخاوت کرنے والا
خوش حال	مال دار ۔ کھاتا پیتا ۔ آسودہ حال
محتاج	ضرورت مند ۔حاجت مند۔ غریب
سیاحت	سفر ۔ سیر و تفریح
ہمہ وقت	ہر وقت ۔ ہمیشہ
تعمیل کرنا	حکم بجالانا
متعدد	کئی ۔ بہت سے
منعقد کرنا	قائم کرنا
ترک کرنا	چھوڑ دینا
تنومند	ہٹا کٹا۔ مضبوط جسم والا
جفاکش	محنتی

۲۔--------- سوالات۔

۱۔ جامبھولو چن کیسا راجا تھا؟

جواب:۔ جامبھولو چن فیاض اور سخی (سخاوت) راجا تھا۔ اس کے راج میں رعایا خوش حال تھی اور ملک میں ہر طرف امن و سکون تھا۔

۲۔ شیر اور بکری والے واقعے کی یاد گار کہاں اور کس طرح قائم کی گئی؟

جواب:۔ جامبھولو چن نے ایک شکار کے دوران ایک تالاب پر شیر اور بکری کو اکٹھے پانی پیتے دیکھا ، یہ منظر دیکھ کر راجا حیران ہوا اور اسی جگہ پر ایک شہر بسایا اور اپنے نام پر اس شہر کا نام جامبھو رکھا جو بعد میں جموں کے نام سے مشہور ہوا۔

۳۔ شکار کے وقت جامبھولو چن نے جنگل میں کیا منظر دیکھا؟

جواب:۔ شکار کے وقت جامبھو لوچن نے جنگل میں شیر اور بکری کو اکٹھے پانی پیتے دیکھا ۔ حالانکہ شیر عام طور پر بکری کو کھا جاتا ہے، یہ منظر دیکھ کر راجا حیران ہوگیا۔

۴۔ اس سبق میں جو خاص واقعہ بیان کیا گیا ہے، اُسے اپنے لفظوں میں بیان کیجیے؟

جواب:۔ خاص واقعہ یہ ہے کہ ایک بار راجا جامبھو لوچن شکار کی تلاش میں کئی دِنوں تک گھومتا رہا وہاں اس نے ایک تالاب دیکھا جہاں شیر اور بکری اکٹھے پانی پی رہے تھے یہ منظر دیکھ کر راجا حیران ہوگیا اور سوچنے لگا کہ شیر جو بکری کو کھا جاتا ہے کتنے پیار سے بکری کے ساتھ پانی پی رہا ہے۔ راجا کے دل میں ہم دردی اور رحم کے جذبات پیدا ہوگئے اور اس نے ہمیشہ کے لیے شکار کرنا ترک کردیا۔ اور اس جگہ پر ایک شہر جس کا نام جامبھو رکھا جو آہستہ آہستہ ' جموں ' کے نام سے مشہور ہوگیا۔

۳۔------مندرجہ ذیل الفاظ کے جمع لکھیے۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
ادیب	ادباء	شاعر	شعراء	مقام	مقامات	قصبہ	[illegible]
مندر	منادر	مسجد	مساجد	منظر	مناظر		
۔	۔	۔	۔				

Scanned with CamScanner

۴۔۔۔۔۔ تلاش کیجیے اور بتائیے۔

صفت	اسم
فیض	فیاضی
دریا دل	دریا دلی
جفاکش	جفاکشی
خوشحال	خوشحالی
محنتی	محنت کش
محتاج	محتاجی

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۔ ۲۲ پولیتھین جن

ا۔۔۔۔۔۔ سوالات

ا۔ گاؤں کے کسان سرپنچ کے صحن میں کیوں جمع ہوگئے؟

جواب:۔ گاؤں کے لوگ پریشان ہوکر کھیتوں میں فصل نہ اُگنے کی وجہ جاننے کے لیے سرپنچ کے صحن میں جمع ہوگئے تھے۔

۲۔ سرپنچ اور کسانوں کے مطابق زمین سے فصل کیوں نہیں اُگ رہی تھی؟

جواب:۔ سرپنچ اور کسانوں کے مطابق ان کے کھیتوں پر کسی دیو یا جن کا سایہ چھایا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے کھیتوں سے فصل نہیں اُگ رہی تھی۔

۳۔ ماہر نے مٹی کی جانچ کے بعد کیا کہا؟

جواب:۔ ماہر نے مٹی کی جانچ کے بعد کہا کہ کھیتوں پر کسی دیو یا جن وغیرہ کا سایہ نہیں ہے۔ بلکہ پولیتھین کی وجہ سے مٹی کو خطرناک بیماری لگ گئی ہے۔

۴۔ پولیتھین کے مضر اثرات سے متعلق پانچ جملے لکھیے؟

جواب:۔ (۱) پولیتھین ایک خطرناک شے ہے، جو زمین کے اندر رہ کر آس پاس کی مٹی کو بھی زہریلا بنادیتی ہے۔

(۲) پولیتھین کو جلانے سے جو دُھواں خارج ہوتا ہے اُس سے انسانوں میں کینسر جیسی مہلک بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔

(۳) پولیتھین انسانوں کے ساتھ ساتھ مویشیوں اور آبی جانوروں کے لیے بھی جان لیوا ثابت ہو رہا ہے۔

(۴) کھانے پینے کی چیزیں پالیتھین لفافوں میں رکھنے سے مُضر صحت بن جاتی ہے۔

(۵) پالیتھین کی وجہ سے ہمارے آبی ذخیرے نیست و نابود ہو رہے ہیں۔

۲۔۔۔۔۔۔۔ الفاظ، معنی۔

الفاظ	معنی	جملے
ماہر	تجربہ کار	ہمارے اسکول کے پرنسپل صاحب اپنے کام میں بڑے ہی ماہر ہیں۔
چھورا	نوجوان	یہ گاؤں کا چھورا بہت ہی عقل مند ہے۔
پاؤں پر کلہاڑی مارنا	نقصان	والدین کی نافرمانی کرکے احمد نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری۔
جھاڑ پھونک	منتر	جھاڑ پھونک سے بیماریوں کا علاج نہیں ہوتا۔
منحوس	بُرا	پالیتھین اور پلاسٹک کا وافر استعمال دُنیا کے لیے منحوس ثابت ہو رہا ہے

Scanned with CamScanner

کرتے ہیں۔ دشمن کے دل میں اپنی خوش اخلاقی سے گھر کر لیتے ہیں۔ عرب میں فتنا و فساد بپا کرنے والوں کو زیر کر دیا۔ مختلف قبیلوں کے درمیان بھائی چارہ پیدا کیا۔ نبی ﷺ مدتوں غار حرا میں عبادت میں مصروف رہے اور وہیں قرآن بھی نازل ہوا۔ یہ قرآن جیسے قیمتی نسخہ کو قوم کے لیے ساتھ لائے۔

۳۔ مس خام کو جس نے کندن بنایا .... پھر گیا رخ ہوا کا

الطاف حسین حالی اس نعت میں محمد ﷺ کی تعریفیں کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ آپ نے کچے تانبے کو سونا بنا دیا۔ انھوں نے اپنے حق کی آواز سے انسانوں کی حالت بدل دی۔ برا اور بھلا الگ الگ کرکے دکھایا۔ عرب جو جہالت میں ڈوبا ہوا تھا وہاں کی دنیا ہی بدل ڈالی۔ جس راستے پر ڈاکوؤں نے اور سمندری راستہ سے جہازوں کو چوروں کا ڈر رہتا تھا وہ محبت کی مثال بن گئے ہر طرف امن و سلامتی پھیل گئی۔

۴۔ سوالات :۔

۱۔ شاعر نے حضرت محمد ﷺ کی کچھ صفات کا ذکر کیا ہے۔ آپ ان خوبیوں کو اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب:۔ حالی نے حضرت محمد ﷺ کے کئی صفات کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ ﷺ کو تمام نبیوں میں رحمت کے لقب سے نوازا گیا۔ وہ غریبوں، محتاجوں اور مسکینوں کے غم خوار اور مددگار تھے۔ بد اندیشوں کے دلوں میں وہ گھر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے کھرے اور کھوٹے کو الگ الگ کرکے رکھ دیا۔ عرب کی جہالت کو مٹا دیا اور قرآن لیکر آئے۔

۲۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے عربوں میں قسم قسم کی برائیاں تھیں۔ شاعر نے ان کی کس کس برائی کا ذکر کیا ہے؟

جواب:۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے عربوں پر ہر طرح کی جہالت چھائی تھی۔ شراب خوری، جوابازی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا جیسی برائیاں عام تھیں۔

۳۔ حضرت ﷺ غار حرا میں خدا کی عبادت کرتے تھے۔ یہ غار کس جگہ واقع ہے؟

جواب:۔ یہ غار مکہ سے دو میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی 'حرا' پر واقع ہے اس لئے اسکو غار حرا کے نام سے پکارا۔ اس غار کو آج 'جبل نور' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

۵۔ سلیس اردو میں لکھیے:۔

فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ   یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

شاعر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کمزوروں، بوڑھوں اور فقیروں کی پناہ اور ٹھکانا ہے۔ انہوں نے یتیموں کی سرپرستی کی۔ غلاموں کے آقا ہوئے۔ گویا انہوں نے نظام حیات پیش کیا اس میں بے سہاروں، یتیموں، غریبوں، مسکینوں اور غلاموں کے حقوق اور سماج میں ان کو عزت اور وقار سے جینے کا ضابطہ موجود ہے۔

رہا نہ ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا   ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

حالی فرماتے ہیں کہ عرب میں اسلام کے آنے کے بعد حالات یکسر بدل گئے۔ انسانیت کے سمندری بیڑے کو جہالت کی بلا کا ڈر نہ رہا۔ انسان عزت اور وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل ہوا۔ چنانچہ اسلام کے بعد عرب کی ہوا بدل گئی۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۵۔ استاد کا احترام ---------- (نثر)

۱۔ سوالات:

ا۔ کس پیشے کو عظیم اور مقدس کہا گیا ہے؟

جواب:۔ اُستاد کے پیشے کو عظیم اور مقدس کہا گیا ہے۔

۲۔ استاد کی رہنمائی کیوں ضروری ہے؟

جواب:۔ استاد کی رہنمائی اس لیے ضروری ہے کیوں کہ اُستاد ہی انسان کو بے خبری کے عالم سے نکال کر جان پہچان کی دنیا میں لاتا ہے۔ جب تک استاد کی رہنمائی حاصل نہ ہو اس وقت تک کوئی بھی شخص دنیا کے ظاہری اور باطنی علوم سے آگاہی حاصل نہیں کرسکتا۔

۳۔ اُستاد کو سمجھنے کے لیے شاگرد کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب:۔ شاگرد کو اُستاد کی باتوں کو سمجھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اُستاد سے مستفید ہونے کے لیے اپنے دل میں عزت، محبت اور احترام پیدا کرے۔

۴۔ نوشیروان نے بیٹے کے منہ پر چپت کیوں لگائی؟

جواب:۔ کیوں کہ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اُستاد خود پاؤں دھو رہے تھے اور ان کا بیٹا اپنے اُستاد کے پاؤں دھونے کے بجائے ان پر پانی ڈال رہا تھا۔ یہ دیکھ کر انہیں شرمندگی محسوس ہوئی۔

۵۔ سکندرِ اعظم نے اُستاد سے کیا کہا؟

جواب:۔ جب سکندرِ اعظم دنیا کی بہت سی فتوحات حاصل کرکے وطن واپس پہنچے تو پہلے اپنے اُستاد ارسطو سے مل کر بڑے فخریہ انداز میں بولے 'مانگیے اُستاد محترم کیا مانگتے ہو'؟ میں اب دنیا کی ہر چیز آپ کے قدموں میں لاکر رکھ دوں گا۔

۲۔ درست بیانات کے سامنے (ص) اور غلط بیانیات کے آگے (غ) لکھیے؟

ا۔ استاد بُرے اور بھلے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔ (ص)

۲۔ تاریک دُنیا کو روشن کرنے میں اُستاد اہم کردار ادا کرتا ہے۔ (ص)

۳۔ اُستاد رہنمائی کرکے ناہمواریوں کو دور نہیں کرتا۔ (غ)

۴۔ نوشیروان نے اپنے فرزند کو ایک اُستاد کے پاس نہیں بھیجا۔ (غ)

۵۔ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے اساتذہ کی عزت کرتے ہیں۔ (ص)

۳۔

الفاظ	معنی
عظیم	بڑا
پرہیز گار	پارسا۔ گناہوں سے بچنے والا
اولیاء	ولی کی جمع، اللہ کا دوست
تاریک	اندھیرا
باطنی	پوشیدہ۔ اندرونی
علوم	علم کی جمع
مشاہدات	مشاہدہ کی جمع ۔ دیکھنا ۔ غور کرنا
استفادہ	فائدہ
کثیر	زیادہ
چپت	چانٹا مارنا ۔ طمانچہ مارنا

Scanned with CamScanner

۴۔ خلاصہ

جواب:۔ اُستاد کا پیشہ سب مقدس اور عظیم پیشہ ہے۔ تمام پیغمبروں، مفکروں، پرہیزگاروں اور اولیاء کرام نے اُستاد کی عزت اور احترام پر زور دیا۔ دنیا کے تمام مذاہب میں اس پیشے کی عظمت اور بڑائی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اُستاد ہی انسان کو بے خبری کے عالم سے نکال کر جان پہچان کی دنیا میں لاتا ہے۔ تاریک ذہن کو روشن کرنے میں اُستاد انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اُستاد سے مستفید ہونے کے لیے لازمی ہے کہ شاگرد اپنے دل میں استاد کے لیے عزت، محبت اور احترام پیدا کرے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عالمی سطح پر شہرت حاصل کرنے والے مفکروں مثلاً افلاطون، ارسطو، بوعلی سینا، اقبال، غالب، شیکسپیئر، اور رابندرناتھ ٹیگور، امام بخاری اور مولانا رومی وغیرہ نے ہمیشہ اساتذہ کا دل کی گہرائی سے احترام کیا ہے۔ یہ پیغمبری کا پیشہ ہے۔ کیونکہ ہر پیغمبر، معلم یعنی تعلیم دینے والا رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے اساتذہ کے احترام اور عزت کا ہر وقت خیال رکھیں اور بھولے سے بھی کوئی بے ادبی ان کے جناب میں نہ کریں۔

(نثر)

سبق نمبر۔ ۶ ---------- نوبل انعام کی کہانی

ا۔سوالات :

(۱) نوبل پرائز کس کے نام پر دیا جاتا ہے؟

جواب۔ ڈاکٹر الفرڈ نوبل کے نام پر دیا جاتا ہے۔

(۲) ہندوستان میں ادبی انعام کسے ملا؟

جواب:۔ یہ انعام رابندر ناتھ ٹیگور کو ان کے ادبی کارنامے 'گیتا نجلی' پر ۱۹۱۳ء میں ملا تھا۔

(۳) نوبل انعامات پہلے کن کن موضوعات پر دیے جاتے تھے؟

جواب :۔ نوبل انعامات پہلے امن ، ادب ، فزیکس ، کمسٹری اور ادویات میں نمایاں کارنامے انجام دینے والوں کو دیا جاتا تھا۔

(۴) الفرڈ نوبل نے کون سا ایسا کام کیا جس سے اس نے غیر معمولی دولت حاصل کی؟

جواب:۔ انھوں نے نائٹرو گلیسرین دریافت کیا۔ پھر اس کی ملاوٹ سے انھوں نے ۱۸۶۷ء میں ڈائنامائٹ ایجاد کیا۔ اس غیر معمولی کام کو انجام دے کر انھوں نے یہ دولت حاصل کی تھی۔

(۵) الفرڈنوبل کہاں کا رہنے والا تھا؟

جواب:۔ الفرڈنوبل سویڈن کا رہنے والا تھا۔

(ا) یہ کیسے معلوم ہوا کہ الفرڈ نوبل جنگ سے نفرت کرتا تھا۔

جواب:۔ الفرڈ نوبل کی دلی خواہش تھی کہ دنیا کی تمام قومیں آپس میں امن و صلح کے ساتھ رہے۔ ان کے نام پر دیا جانے والا انعام اس شخص کو بھی دیا جاتا ہے۔ جو دنیا میں امن دامان قائم کرنے کے لیے غیر معمولی کارنامہ انجام دے۔ اس حقیقت کے مد نظر کہا جاتا ہے کہ وہ جنگ سے نفرت کرتا تھا۔

(ب) یہ کیسے معلوم ہوا کہ الفرڈ اپنے کارکنوں اور مزدوروں کا خیال رکھتا تھا۔

جواب:۔ انھوں نے اپنے مزدوروں اور ملازموں کے رہنے کے لیے اچھے ہوا دار مکان بنوایے اور اپنے منافع میں کام کرنے والے مزدوروں کو بھی شریک کیا۔ جس کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے کارکنوں اور مزدوروں کا خاص خیال رکھتا تھا۔

(ج) یہ کیسے معلوم ہوا کہ الفرڈ نوبل لالچی نہ تھا۔

جواب:۔ انھوں نے اپنی تمام عمر شادی نہیں کی اور قبل از مرگ یہ وصیت کی تھی کہ اُن کی آمدنی سے ہر سال انعامات دیئے جائیں۔ اس قسم کے سوچ و خیال کو دیکھ کر کہا جاتا ہے کہ یہ بندہ لالچی نہ تھا۔

۲۔ مندرجہ ذیل شعبوں میں نوبل انعامات جن لوگوں کو ملے ، ان کے سامنے لکھیں:

ا۔ سی ، وی ، رمن	نباتیات اور فزیکس
۲۔ رابندرناتھ ٹیگور	ادب
۳۔ ہرگوبند کھورانہ	ادویات
۴۔ امرتیا سین	اقتصادیات

۳۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(۱) نوبل پرائز ادب ، امن ، فزکس ، کیمسٹری اور **اقتصادیات** میں دیے جاتے ہیں۔

(۲) نوبل پرائز **اقتصادی سائنس** میں شروع ہوا۔

(۳) الفرڈنوبل نے ڈائنامائٹ ایجاد کیا۔

Scanned with CamScanner

الفریڈ نوبل نے ڈائنامائٹ ایجاد کیا۔

۱۔ الفریڈ نوبل اپنے منافع میں مزدوروں اور ملازموں کو بھی شریک کرتا تھا۔

۲۔ الفریڈ نوبل جنگ سے نفرت کرتا تھا۔

۳۔ نوبل انعام دنیا کے سب سے بڑے اعزاز ہیں۔

۔ جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	معنی	جملے
ادویات	دوا کی جمع	ادویات کے شعبے میں بہترین کار کردگی کرنے والوں کو نوبل پرائز دیا جاتا ہے۔
اقتصادیات	معاشیات	اقتصادیات کو بڑھانے کے لیے موجودہ سرکار کو بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔
تحقیقی	یقینی	ندیم نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا
حفاظت	نگرانی	خدا آپ کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے۔
فصاحت	خوش کلامی	رابعہ کی فصاحت سبوں کو بہت متاثر کرتی ہیں۔
ماحولیات	گردوپیش	ماحولیاتی آلودگی دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔
نباتات	پیڑ پودوں کا علم۔	میرا ایک دوست نباتات کے شعبے میں سند یافتہ ہے۔
کلیات	کلی کی جمع	میں کلیات اقبال پڑھ چکا ہوں
حادثات	حادثہ کی جمع	دنیا میں کئی طرح کے حادثات وواقعات ہوتے رہتے ہیں۔
واقعات	واقعہ کی جمع	اُس کی ایک اچھا واقع پیش آیا ۔
اخبارات	خبر کی جمع	اخبارات پڑھنے سے علم میں کو بہترین انعام سے نوازا گیا۔

Scanned with CamScanner

(سرور جہاں آبادی) (نظم) سبق نمبر ۔ ۷ سیتاجی کی آہ وزاری ------------

۱۔ فرہنگ --------

الفاظ	معنی
ناتھ	آقا ۔ شوہر
ریکھا	نشان ۔ لکیر
چرن	قدم
سوامی	آقا ۔ شوہر
شکیب	صبر ۔ برداشت
ستم روزگار	زمانے کی سختیاں
ہر	بھگوان ۔ شوہر
پیتامبر	زرد رنگ کا ریشمی کپڑا
الم کدہ	غم کدہ
خس پوش	گھاس پھوس کا
صرصر	تیز ہوا ۔ آندھی

۲۔ تشریح کیجیے:

۱۔ ہمراہ اپنے بن کو مجھے -------------- چرنوں کی ہوں، ساتھ لے چلو ناتھ۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ وزاری' کے اس شعر میں سیتا اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ اے میرے آقا میں تمہارے پاؤں کی لکیر ہوں۔ مجھے بھی اپنے ساتھ بن باس لے چلو۔

۲۔ نازک ہے میرا -------------- تو جی چھوٹ جائے گا۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ وزاری' میں سیتا اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہیں کہ میرا دل شیشہ کی طرح نازک ہے۔ اگر تم نے مجھے اپنے ہمراہ نہیں لیا تو یہ دل ٹوٹ جائے گا۔ اور تمہارا ساتھ چھوٹنے پر میں جیتے جی مر جاؤں گی۔

۳۔ راتیں نہ کٹ سکیں گی -------------- جھیلے فراق کی۔

سرور جہاں آبادی کی اس نظم 'سیتاجی کی آہ وزاری' میں سیتا اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ میں تمہارے بغیر جدائی کی راتیں نہیں کاٹ سکوں گی اور نہ اس جدائی کی سختی برداشت کر سکوں گی۔

۴۔ قسمت نے جب سے -------------- نظر سے جدا کیا۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ وزاری' میں سیتاجی اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ جب میرے باپ نے تم سے میری شادی کی اور خود سے الگ کیا اور تمہارے ہمراہ روانہ کیا تب سے آپ نے بھی مجھے کبھی اپنے سے الگ نہیں ہونے دیا۔

۵۔ پتلی کی طرح -------------- شکیب جگر رہی۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ وزاری' میں سیتاجی اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ میں صبح و شام تمہارے آنکھوں کی سیاہی بن کر رہ رہی ہوں اور تمہارے پہلو میں رہ کر تمہارے جگر کا صبر و قرار ہوں۔

۷۔ دکھ آج تک -------------- ستم روزگار کا۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ وزاری' میں سیتاجی اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ میں نے کبھی آج تک انتظار کے غم کی کوئی تکلیف نہ اٹھائی کیوں کہ زمانے کے غم نے ہمیشہ مجھ پر کرم کیا۔

Scanned with CamScanner

۷۔ صدمے تمہارے ہجر .... دم بھر اُٹھاؤں گی۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ و زاری' میں سیتاجی اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ تمہاری اس جدائی کے دکھ کو برداشت نہیں کر سکوں گی اگر تمھوڑی دیر کے لیے مجھے جدائی کی تکلیف پہنچی تو یاد رکھنا میں اس جدائی کا غم اُٹھانے سے بہتر مرنا ہی چاہوں گی۔

۸۔ گھر نہ چھوڑ جاؤ .... نہ جاؤ غریب کو۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ و زاری' میں سیتا اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ اگر مجھے چھوڑ کے تو جب بن باس کاٹنے کے بعد گھر واپس ہوگے مجھے زندہ نہیں پاؤ گے۔

۹۔ تاریک بغیر .... جہنم ہے لیے۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ و زاری' میں سیتاجی اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے تمہارے بغیر دُنیا میرے لیے اندھیرا ہے اور جنت بھی میرے لیے جہنم ہے۔

۱۰۔ صحرا مجھے چمن ہے، رفاقت .... خدمت میں آپ کی۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ و زاری' میں سیتاجی اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ تمہارے ساتھ رہ کر ویران بھی میرے لیے گلستان ہے۔ اور آپ کی فرمابرداری میں دُنیا کی تمام آسائش میرے لیے ہے۔

۱۱۔ یوں ہر تمہارے ساتھ .... جیسے چمن میں خوش۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ و زاری' میں سیتا اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ میں جنگل میں آپ کے ساتھ خوش رہوں گی بالکل اسی طرح جس طرح بھنورا باغ میں گھوم گھوم کر کلیوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

۱۲۔ پیتامبر سمجھ کے .... قد نہال کو۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ و زاری' میں سیتا اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ اگر جنگل میں درخت کے چھلوں سے اپنے جسم کو ڈھانکنا پڑے گا تو میں اس کو ریشمی سازش سمجھ لوں گی اور اپنے معصوم وجود کو اس سے سجا لونگی۔

۱۳۔ سوائی! جو تم ہو ساتھ .... ہوگا صنم کدہ۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ و زاری' میں سیتا اپنے شوہر سے مخاطب ہو کر کہتی ہے کہ تمہارے ساتھ رہنے سے جنگل میں گھاس پھوس کی جھونپڑی میرے لیے محل ہوگا۔ اور یہ محل تمہارے بغیر غم کا گھر ہوگا۔

۱۴۔ سبزہ ہ کے لئے .... صر مرے لیے۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ و زاری' میں سیتاجی اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ آپ بے فکر رہے۔ جنگل کا سبزہ میرے لیے ریشمی بستر سے زیادہ آرام دہ ہوگا۔ اور تیز ہوا میرے لیے جھولے کو پینگ دے گی۔

۱۵۔ صورت تمہاری دیکھ .... بھول جاؤں گی۔

سرور جہاں آبادی کی نظم 'سیتاجی کی آہ و زاری' میں سیتا اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ جنگل میں تمہارے ساتھ رہ کر صحرا کی تکلیفیں یاد نہیں رہیں گی۔ ان ساری سختیوں اور مصیبتوں کو اس طرح برداشت کروں گی گویا میں نے تکلیف دیکھی ہی نہیں۔

۳۔ سوالات۔

۱۔ سیتاجی رام چندرجی کے ساتھ کیوں جانا چاہتی تھیں؟

جواب:۔ سیتا رام چندرجی کی چونکہ بیوی تھیں اس لئے وہ ہر حال میں اپنے شوہر کے ساتھ جانے میں ہی خوش تھیں۔ ان کے لیے رام چندرجی کی رفاقت ہی ہر خوشی کا منبع ہے۔

۲۔ سیتاجی نے رام چندرجی سے اپنا تعلق کس کس طرح ظاہر کیا ہے؟

جواب:۔ سیتاجی نے رام چندرجی کے بغیر دنیا کو اندھیر نگری سے تشبیہ دی ہے ان کے لیے فردوس بھی رام چندرجی کے بغیر جہنم کی طرح ہے اور اگر ان کو رام چندرجی کے ساتھ میں صحرا میں جانا پڑے تو وہ اسے اپنے سر سبز چمن سمجھیں گی اور دُنیا کے سارے عیش و آرام وہ رام چندرجی ہی کی خدمت میں محسوس کرتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

۳۔ سیتاجی نے بن باس کی تکلیفوں کو کس طرح راحت قرار دیا ہے؟

جواب:۔ بقول سیتاجی ان کے لیے بن باس بھی کسی خوبصورت باغ سے کم نہیں جہاں وہ ایک بھونرے کی طرح خوشی خوشی پھولوں پہ رقص کریں گی۔ درختوں کی چھال کو وہ اپنے لیے کسی ریشمی رنگ کے کپڑے سے کم نہیں سمجھیں گی۔ اگر انھیں گھاس پھوس کے جھونپڑے میں رہنا پڑے تو وہ اسے کسی محل سے کم نہیں سمجھیں گی۔ اگر بن باس میں کسی طوفان کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اس کو اپنے لیے بادصبا کے جھونکے محسوس کرے گی۔

۴۔ رام چندرجی سیتاجی کو چھوڑ کر گئے، تو ان پر کیا بیتے گی؟

جواب:۔ رام چندرجی سیتا کو چھوڑ کر گئے تو سیتاجی کے لیے محل کے سارے عیش و آرام ماند پڑ جائیں گے۔ ان کے لیے زندگی جہنم بن جائے گی اور وہ آرام کو اپنے لیے مصیبت محسوس کرے گی۔

۵۔ ع 'صحرا مجھے چمن ہے، رفاقت میں آپ کی': اس مصرع کا مطلب لکھیے؟

جواب:۔ یعنی اگر سیتاجی کو رام چندرجی کے ساتھ صحرا یعنی ریگستان میں بھی رہنا پڑے تو وہ اسے اپنے لیے کسی چمن اور جنت سے کم نہیں سمجھیں گی۔

سبق نمبر ۔ ۸ گیہوں کا دانا ---------- (نثر) (لیوٹا لسٹائی)

۱۔ ----- فرہنگ

الفاظ	معنی
دریافت کرنا	معلوم کرنا
مطمئن ہونا	اطمینان رکھنا
حاضر	موجود ۔ سامنے
رواج	طریقہ
مہاراج	بادشاہ اعظم
پوتا	بیٹے کا بیٹا
مول لینا	خریدنا

۲۔ ----- سوالات:۔

۱۔ یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ انڈا نہیں، گیہوں کا دانا تھا؟

جواب:۔ کیونکہ اس میں گیہوں کی طرح ایک لمبی لکیر تھی۔ اس کے بعد ایک مسافر نے بچوں سے مول لیکر بادشاہ کی خدمت میں حاضر کردیا۔ جب بادشاہ اور درباریوں کی سمجھ میں بھی ~~جب~~ کچھ نہیں آیا تو انھوں نے اُسے کھڑکی پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر میں ایک چیل اڑتی ہوئی آئی اور اس نے اس میں چھید کر دیا۔ جس سے درباریوں نے اندازہ لگایا کہ یہ گیہوں کا ہی دانہ ہے۔

۲۔ سب سے زیادہ کمزور کون تھا؟ -------- بیٹا، باپ یا دادا ---------؟

جواب:۔ سب سے زیادہ کمزور بیٹا تھا۔ جو دو لاٹھیوں کے سہارے چلتا تھا۔ اُس کے بال سفید تھے۔ اس کے منہ میں ایک دانت بھی نہ تھا اور اُس کو بہت کم سُنائی دیتا تھا۔

۳۔ بڑے دادا نے اس دانے کو کیوں پہچان لیا؟

جواب:۔ بڑے دادا نے اس دانے کو اس لیے پہچان لیا کیونکہ اس طرح کا گیہوں بڑے دادا کے زمانے میں اُگایا جاتا تھا۔

۴۔ آج کے انسان کی زندگی دُکھ بھری کیوں ہے؟

جواب:۔ آج کے انسان کی زندگی دُکھ بھری اس لیے ہے کیونکہ آج کا انسان اپنے کمائی پر مطمئن نہیں ہے بلکہ وہ اپنے پڑوسی کی دولت کی طرف للچائی ہوئی نظر سے دیکھتا ہے ~~گویا آج کا انسان روحانیت سے بہت ہی دور جاچکا ہے~~

۵۔ گیہوں ہمارے لیے کیوں ضروری ہے؟ ہم اچھا گیہوں کیسے اُگا سکتے ہیں؟

جواب۔ کیونکہ یہ ہماری بنیادی ضرورت ہے اور ہمارے جینے کا ایک اہم جزو ہے۔ اگر ہم ایمانداری اور محنت سے کام لیں تو ہم نہ صرف اچھا گیہوں اُگا سکتے ہیں بلکہ زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

۳۔ ------ خالی جگہوں کو پُر کیجیے:۔

۱۔ غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ انڈا نہیں **گیہوں** کا دانہ ہے۔

۲۔ ایسا گیہوں کا **دانہ** اس سے پہلے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔

۳۔ اپنے پڑوسی کے مال کی طرف للچائی ہوئی **نظر** سے نہ دیکھنا چاہیے۔

۴۔ اُس وقت ہر انسان اپنی **محنت** پر بھروسا کرتا تھا۔

۵۔ اسی لیے اس کا گیہوں اتنا بڑا ہوتا تھا کہ دیکھنے میں انڈے کی **شکل** لگتا تھا۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر۔ ۹ جابر بن حیاں ------------------ (نثر)

۱------------ فرہنگ

الفاظ	معنی
عطار	عطر بیچنے والا
فکر لاحق ہونا	اندیشہ ہونا۔ احتمال ہونا
روزی روٹی	روزگار ۔ معاش ۔ گزارہ
کم سن	چھوٹا ۔ کم عمر
میسر	مہیا
کوٹ کوٹ کر بھرنا	ٹھونس کے بھرنا۔ بہت زیادہ بھرنا
مروجہ	جس کا رواج ہو ۔جو عام ہو۔
دھن سوار ہونا	کسی خیال یا بات کے پیچھے لگنا
بھٹی	بڑا چولہا
کیمیاگر	کیمیا بنانے والا
مرتب	ترتیب دینے والا
قواعد	قاعدہ کی جمع

۲------------ سوالات:۔

۱۔ جابر بن حیاں کون تھے؟

جواب:۔ جابر بن حیاں کوفے کے ایک غریب عطار کے بیٹے تھے۔ انہیں علم کیمیا کا بابا آدم مانا جاتا ہے۔

۲۔ جابر بن حیاں کی تعلیم و تربیت کہاں ہوئی؟

جواب:۔ جابر بن حیاں کم عمر ہی تھے کہ اُن کے والد کو کسی جرم کی سزا میں پھانسی دی گئی۔ اب ان کی تعلیم تربیت کا سارا بوجھ ان کی غریب ماں پر آپڑا ۔ ماں نے کم سن جابر کو کوفہ کے باہر گاؤں میں اپنے رشتے دار کے یہاں بھیج دیا۔ جہاں اسے معمولی تعلیم میسر ہوئی لیکن آزاد فضا میں اس کی عقل پروان چڑھی اور تلاش وجستجو کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر گیا۔ کچھ سال بعد جابر واپس کوفہ آئے اور یہیں اچھی تعلیم حاصل اور تجربے کرکے مزید علم حاصل کیا۔

۳۔ جابر بن حیاں کا کیا نام تھا اور وہ کیا کام کرتے تھے؟

جواب:۔ جابر بن حیاں کا اصلی نام جابر تھا اور ان کے باپ کا نام حیاں تھا۔ عرب کے دستور کے مطابق بیٹے کے نام کے ساتھ باپ کا نام لگایا جاتا ہے۔ اس لئے انہیں جابر بن حیاں یعنی حیاں کا بیٹا ، جابر پکارتے تھے۔ وہ کیمیا گری میں ہر وقت نئے تجربے کرتے تھے اور اس علم کے بنیادی قاعدے اور اصول مرتب اس کے علاوہ انہوں نے بہت ہی اہم ایجادیں کیں۔

۴۔ جابر بن حیاں نے کون سی چیزیں ایجاد کیں؟

جواب:۔ جابر بن حیاں نے بہت سی چیزیں ایجاد کیں جن میں سب سے پہلے ٹھوس چیزوں کو بخارات میں بدلنے کا طریقہ ، دوائیوں کو محفوظ رکھنے کا طریقہ دریافت کیا۔ جس کو آج کل (sublimation) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (oxidation) لوہے کو فولاد میں بدلنے اور زنگ سے بچانے کا طریقہ دریافت کیا۔ اس نے چمڑا رنگنے اور بالوں کو کالا کرنے کا نسخہ بھی تیار کیا۔ عرق کشیدہ کرنے کا آلہ جسے ریٹارٹ (Retort) کہتے ہیں ایجاد کیا۔ معدنی تیزاب اور قلمی شورے کا تیزاب کے علاوہ اس نے سونا پگھلانے والا تیزاب بھی ایجاد کیا۔

Scanned with CamScanner

۵۔ جابر کو بغداد آنے کی دعوت کس نے دی؟

جواب:۔ بغداد کے خلیفہ ہارون رشید نے جابر کو بغداد آنے کی دعوت دی۔

۶۔ خلیفہ ہارون رشید نے جابر کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب:۔ خلیفہ ہارون رشید نے جابر کے کارناموں کے سراہا انہیں انعام و اکرام سے نوازا۔

۷۔ لیبارٹری کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ لیبارٹری اس جگہ کو کہتے ہیں جن میں مختلف قسم کے تجربے کئے جاتے ہیں ۔جیسے کیمیاوی لیبارٹری ، طبعی لیبارٹری اور حیوانات ونباتات کی لیبارٹری۔

۸۔ نائیٹرک ایسڈ کو کس دھات کے برتن میں رکھا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ نائیٹرک ایسڈ کو سونے کے برتن میں رکھا جا سکتا ہے اس کے علاوہ شیشے کے برتن کو بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔

۹۔ جابر بن حیان کو علم کیمیا کا بابا آدم کیوں کہتے ہیں؟

جواب:۔ جابر بن حیان کو علم کیمیا (chemistry) کا بابا آدم اس لئے کہتے ہیں کیونکہ انھوں نے علم کیمیا کے بنیادی اصول و قواعد وضع کرکے مرتب کیے ٹھوس چیزوں کو بخارات میں بدلنے اور دوائیوں کو محفوظ رکھنے کا طریقہ (oxidation) یعنی لوہے کو صاف کرکے فولاد میں تبدیل اور زنگ سے بچانے کا طریقہ ، کپڑے اور بالوں کو رنگنے کا طریقہ ایجاد کیا ، قلمی شورے کے تیزاب کے علاوہ اس نے مختلف قسم کے تیزاب دریافت کیے جن میں سونا پگھلانے والا تیزاب بھی شامل ہے۔

۳۔۔۔۔۔۔ ذیل کے محاروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

(۱)	فکر لاحق ہونا ۔	مجھے آٹھویں کے امتحان کی فکر لاحق ہوگئی۔
(۲)	بوجھ پڑنا ۔	والد کی وفات کے بعد گھر کا سارا بوجھ احمد کے سر پر پڑا۔
(۳)	کوٹ کوٹ کر بھرنا۔	دکان میں مال کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔
(۴)	دھن سوار ہونا۔	اسلم کو آجکل آگے پڑھنے کی دھن سوار ہوگئی ہے۔
(۵)	بابا آدم	جابر بن حیان علم کیمیا (chemistry) کا بابا آدم تسلیم کیا جاتا ہے۔

۴۔۔۔۔۔۔ سوچیے اور ذیل کے جملوں کو پورا کیجیے:

(۱)	کیمیا بنانے والے کو	کیمیا گر کہتے ہیں۔
(۲)	عطر بیچنے والے کو	عطار کہتے ہیں۔
(۳)	صبر کرنے والے کو	صابر کہتے ہیں۔
(۴)	رنگنے والے کو	رنگ ساز کہتے ہیں۔
(۵)	شیشہ بنانے والے کو	شیشہ گر کہتے ہیں۔
(۶)	لوہے کے اوزار بنانے والے کو	لوہار کہتے ہیں۔
(۷)	پڑھانے والے کو	معلم کہتے ہیں۔
(۹)	علم حاصل کرنے والے کو	طالب علم کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۱۰ ـــ خاکِ وطن ---------- (نظم) (جاں نثار اختر) ("امن نامہ" سے)

۱۔ ------ فرہنگ

الفاظ	معنی
دشت و دمن	جنگل بیاباں
سُرخرو	کامیاب
لہکنا	چہکنا ۔ نغمہ سرا ہونا
پینگ	جھولے کا لمبا جھونک ۔ جھولے کی رسی
بکھنا	چمکنا ۔ جھلکنا

۲۔ -------- تشریح کیجیے:

۱۔ محبت ہے خاکِ وطن ---------- چمن سے ہمیں۔

جاں نثار اختر فرماتے ہیں کہ ہمیں زمین ہند سے جُڑے لوگوں کو اپنے وطن کی مٹی سے کافی لگاؤ ہے ۔ اور اپنے ملک کے پیار و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

۲۔ ہمیں اپنی ---------------- سے پیار۔

کہتے ہیں کہ جو صبحیں اور شامیں ہم اپنے وطن عزیز میں گزارتے ہیں۔ ان سے ہم بہت پیار کرتے ہیں۔ اور وطن کے شہروں کے لیے جو نام مقرر کیے گیے ہیں ان سے بھی ہم پیار محبت کرتے ہیں۔

۳۔ ہمیں پیار اپنے ---------- چھاؤں سے ہیں۔

جاں نثار اختر کہتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کے ہر گاؤں سے پیار کرتے ہیں اور وہاں کے گھنے برگدوں کے بڑے درختوں کے گھنجان سایوں سے بھی لگاؤ رکھتے ہیں جو ایک بہت ہی خوبصورت نظارہ پیش کرتے ہیں۔

۴۔ اجنتا کے بت ---------- تھرتے رہیں۔

شاعر یہاں پر اجنتا کے بتوں کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اُس کی خواہش ہے کہ یہ بُت ہمیشہ یوں ہی رقص کرتے ہیں اور اس وطن کے قدیم غاروں میں ہمیشہ رونق بر قرار رہے۔

۵۔ ہمیں پیار اپنی -------- روایات سے ہے۔

جاں نثار اختر کہتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کی چھوٹی قدیم و جدید ہر قسم کی عمارتوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے وطن عزیز کی حسین اور مزید روایتوں سے بھی پیار کرتے چلے آتے ہیں۔

۶۔ سلامت رہیں ---------- ہمارا گگن۔

جاں نثار اختر کہتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کے جنگلوں اور بیابانوں کی سلامتی اور تحفظ کے لیے دعا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارا آسمان جو ملک کی عظمت و رفعت کا سب سے بڑا استعارہ ہے ہمیشہ گنگناتا رہے۔ آسمان ہمارے اُوپر مہربان رہے اور کوئی بلا نازل نہ کریں۔

۷۔ نگاہیں ہمالیہ ---------- چھوتی رہے۔

جاں نثار اختر کہتے ہیں کہ ہم اسی آواز میں جیتے ہیں کہ ہمالیہ جو عظمت و رفعت کے اعتبار سے ہمارے ملک کی ایک عظیم نشانی ہے۔ اور یہ ہمیشہ چاند تاروں کی بلندی کو چھوتا رہے۔

۸۔ چمکتا دمکتا رہے -------- کی آگ۔

جاں نثار اختر کہتے ہیں کہ شیش ناگ جو ایک تاریخی اور متبرک جگہ ہے جہاں ہمارے ہندو بھائی درشن کے لیے جاتے ہیں روشن ہوتا رہے اور گھاٹیوں میں جھاڑیوں کے جگنوؤں کی روشنی قائم رہے

Scanned with CamScanner

۹۔ اتفاقی رہے اپنے ۔۔۔۔۔۔۔ شام اودھ۔

جاں نثار اختر کہتے ہیں کہ بنارس کی صبح جو اپنے دلکش نظاروں کے سبب بہت مشہور ہے اور اودھ کی شام جو اپنی ظاہری بناوٹ اور رعنائی کے سبب زمانے بھر میں مشہور ہے ۔ دونوں نظروں کی مستی اڑاتی رہیں۔

۱۰۔ رہیں سرخ ۔۔۔۔۔۔۔۔ کھلتے کنول۔

سیکری نے رنگینی من کی اپنی آن بان اور شان ہمیشہ قائم و دائم رہے اور نینی تال کی پرکشش جھیلوں میں ہمیشہ حسین کنول کے پھول کھلتے رہیں۔

۱۱۔ نہاتا رہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ محبت کی لاج۔

شاعر کہتا ہے کہ تاج محل ہمیشہ سہاونی کرنوں میں جگمگاتا رہے اور شاہ جہاں اور ممتاز محل کے بت کی نشانی قیامت تک باقی رہے۔

۱۲۔ رہیں مسکراتی ۔۔۔۔۔۔۔ شہزادیاں۔

شاعر کہتا ہے کہ اس دھرتی کی حسین گھاٹیوں کو ہم ہمیشہ مسکراتا دیکھیں اور جنگل کی شہزادیوں کے لیے خوشی اور مسرت کی دعا ہمارے لبوں پر جاری رہے

۱۳۔ ہری کھیتیاں لہلاتی ۔۔۔۔۔۔۔ گاتی رہیں۔

جاں نثار اختر کی تمنا ہے کہ وطن عزیز کی سرسبز کھیتیاں ہمیشہ جھومتی رہیں اور ان کھیتیوں میں دیہات کی جو جواں لڑکیاں گیت گاتے گاتے کام کرتی ہیں وہ سہانا منظر بھی برقرار رہے۔

۱۴۔ لہکتا رہے سبز ۔۔۔۔۔۔ آسمان

شاعر کہتا ہے کہ سبز میدانوں میں دھان کی فصل جھومتی رہے اور اناج کی اچھی اور بڑی مقدار پیدا کرنے کے لیے آسمان اپنی بارشوں کی چادریں اس زمین پہ بچھاتے رہیں۔

۱۵۔ رہے دیوالی کی ۔۔۔۔۔۔۔ کی قطار۔

شاعر کہتا ہے کہ وطن میں دیوالی کی رونقیں ہمیشہ برقرار رہیں اور دیواروں پر دیے جگمگاتے رہیں۔ یعنی لوگ خوشی سے دیوالی کا تہوار مناتے رہیں۔

۱۶۔ فضا روشنی میں ۔۔۔۔۔۔ جگمگاتی رہے۔

شاعر کہتا ہے کہ ہمارے ملک میں امن وامان کی روشنی ہو۔ ہمارے وطن کی فضائیں ہمیشہ روشنی میں نہائیں تاریکی کا سایہ اُن پر نہ پڑے۔

۱۷۔ رہے سال پر ۔۔۔۔۔۔ مسکراتا جمال۔

شاعر کہتا ہے کہ آسمان جو ہم پر سایہ کیا ہوا ہے اس پر ماہِ نو جھلکتا رہے اور عید جو مسلمان بھائیوں کا ایک عظیم تہوار ہے کا مسکراتا حسین قائم ودائم رہے۔

۱۸۔ گلے سے گلے ۔۔۔۔۔۔۔ کھلتے رہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ آسمان جو ہم آپسی اتحاد و اتفاق دیکھنے کے آرزومند دکھائی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ملک کی دھرتی پر لوگ گلے سے گلے ملا کر ملک کی خیر و ترقی میں آپسی اتحاد کا مظاہرہ کریں۔

۱۹۔ رہے جھوم ۔۔۔۔۔۔۔ بنگال کی۔

شاعر کہتا ہے کہ ہمارے وطن کے دو مشہور شعری وادبی شخصیات رابندر ناتھ ٹیگورؔ اور علامہ اقبالؔ کی شہرت رہے اور اس کے ساتھ ساتھ دو زرخیز اور پُر رونق علاقوں یعنی پنجاب اور بنگال کی عظمت اور شان باقی رہے۔

۲۰۔ رہے نام ۔۔۔۔۔۔۔ پریم چند۔

شاعر مشہور ناول اور افسانہ نگار پریم چندؔ کا ذکر کرتے ہوئے دُعا کرتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ پریم چند کے لیے عزت کا مقام ہو۔

۲۱۔ سدا زندگی غزل ۔۔۔۔۔۔۔ دیوان رہے۔

شاعر کہتا ہے کہ ہماری زندگی ہمیشہ غزل خواں رہے یعنی خوش وخرم رہے جس طرح عظیم شاعر مرزا غالبؔ ہمیشہ زمانے میں باقی رہے۔

۳۔۔۔۔۔۔۔ سوالات ۔

۱۔ امن کو شاعر کیوں ضروری قرار دیتا ہے؟

ہر زمانے میں امن کے بغیر [illegible] ملک کے لیے ترقی [illegible]

Scanned with CamScanner

- وطن کی کن چیزوں سے شاعر محبت کا اظہار کرتا ہے؟

ج:۔ شاعر اپنے ملک کی عمارات، روایات، جنگل و بیاباں، شہر و گاؤں غرض کہ ہر ایک چیز سے شاعر اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔

- شاعر کو کون سے تہوار پسند ہیں جن کے سدا منائے جانے کی وہ دعا مانگتا ہے؟

ج:۔ شاعر عید اور دیوالی جیسے تہواروں کو زیادہ پسند کرتا ہے۔

- سیکری کے محل، تاج اور اجنتا کی اہمیت ہے؟

ج:۔ یہ محل ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اپنی بے مثالیت کی وجہ سے مشہور و مقبول ہیں۔

- فطرت کے کن مناظر سے شاعر متاثر ہے؟

ج:۔ ہرے کھیتوں، حسین وادیوں اور مہکتے ہوئے سبز میدانوں سے شاعر متاثر ہے۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۔ ۱۱ سگریٹ نوشی کے تباہ کاریاں -------- (نثر)

۱-------- فرہنگ

الفاظ	معنی
مضر	ضرر پہنچانے والا ۔ نقصان رساں
فضول	لاحاصل ۔ بیکار
بُری	خراب
منع	روکنا ۔ نادرست ۔ نامناسب
طویل	لمبا ۔ دراز
گنتی	حساب ۔ تعداد ۔ اندازہ
فہرست	چیزوں کی تفصیل
بدن	تن ۔ جسم
بوجھل	بھاری وزن ۔ گراں بار
حرکات	حرکتیں ۔ حرکت کی جمع
سکنات	وقفے ۔ ٹھہرنا ۔ سکنہ کی جمع
تحقیقات	جانچ پڑتال۔ تحقیق کی جمع
کینسر	سرطان کی بیماری
آلودگی	ناپاکی ۔ آلائش
نعرہ	للکار ۔ بلندآواز۔ شور
جھلس	شعلہ ۔ آگ ۔ جلا ہوا
راکھ	خاکستر ۔ بھسم
دستیاب	میسر ۔ موجود
جرم	قصور ۔ خطا ۔ پاپ
ممانعت	روک ۔ بندش ۔ منع کرنا
اجزاء	حصے ۔ ٹکڑے ۔ جُز کی جمع
تحقیق	معلوم کرنا ۔ دریافت کرنا
مہلک بیماری	ہلاک کر دینے والا ، مرض ۔ خطرناک بیماری

۲-------- ------ سوالات:۔

۱۔ سگریٹ نوشی کے خلاف سگریٹ پر کون سا جملہ نیا لکھا ہے؟

جواب۔ سگریٹ نوشی کے خلاف سگریٹ پر یہ نیا جملہ لکھا ہوتا ہے کہ ' سگریٹ سے کینسر ہوتا ہے'۔

۲۔ سگریٹ نوشی کا شمار کس میں ہوتا ہے؟

جواب:۔ سگریٹ نوشی کا شمار فضول خرچی میں ہوتا ہے۔

۳۔ فضول خرچی کرنے والا کس کا بھائی ہوتا ہے؟

جواب:۔ فضول خرچی کرنے والا شیطان کا بھائی ہوتا ہے۔

۴۔ سگریٹ میں موجود نکوٹین کس مہلک بیماری کو جنم دیتا ہے؟

Scanned with CamScanner

جواب - سگریٹ میں موجود نکوٹین کینسر جیسی مہلک بیماری کو جنم دیتا ہے۔

۵- تمباکو نوشی کے خلاف کون سا نعرہ عام ہوگیا ہے؟

جواب:- تمباکو نوشی کے خلاف یہ نعرہ عام ہوگیا ہے "تمہاری تمباکو نوشی میری صحت کے لیے مضر ہے"۔

۳-------- خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

(۱) سگریٹ نوشی ایک بُری عادت ہے۔

(۲) سگریٹ پینے والوں کی اکثر تعداد دل کی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتی ہے۔

(۳) کئی لوگوں کو گلے اور پھیپھڑوں کا کینسر بھی ہوجاتا ہے۔

(۴) تمہاری تمباکو نوشی میری صحت کے لیے مُضر ہے۔

(۵) تمباکو کے اندر جو کیمیاوی اجزاء پائے جاتے ہیں ان میں نکوٹین ایک خاص جز ہے۔

۴-------- تمباکو نوشی اور سگریٹ نوشی کے مضر اثرات پر پانچ جملے لکھیے۔

جواب:- (۱) تمباکو یا سگریٹ پینا صحت کے لیے مضر ہے۔

(۲) اس سے پھیپھڑے اور گلے کا کینسر ہوجاتا ہے۔

(۳) سگریٹ پینے والے زیادہ اس کے نزدیک بیٹھنے والوں پر اس کا زیادہ بُرا اثر پڑتا ہے۔

(۴) سگریٹ نوشی سے آلودگی کے ساتھ ساتھ آگ کی وارداتیں بھی رونما ہوتی رہتی ہیں۔

(۵) تمباکو نوشی سے انسانی ذہن بوجھل ہوجاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۔ ۱۲ آزمائش شرط ہے ---------------------- (نثر)

۱-------- فرہنگ

الفاظ	معنی
اکلاپے	اکیلے
آزمائش	پرکھنا ۔ آزمانا
تہیہ	ارادہ
سری پائے	سر اور پاؤں
رات ڈھلنا	رات کا گزرنا
ناچاقی	ناراضگی
واردات	حادثہ ، واقعہ
منادی	پکارنے والا ۔ اعلان کرنے والا
اذیت	تکلیف ۔ ضرر
اشتہاری ملزم	وہ ملزم جس کے پکڑنے کے لیے اشتہار دیا گیا ہو۔
پھولے نہ سمانا	بہت خوش ہونا
تفتیشی عملہ	جانچ کرنے والا عملہ
اقبالِ جرم	جرم تسلیم کرنا
آلات	آلہ کی جمع
دل برداشتہ	غمگین ۔ آزردہ
ڈھونگ رچانا	فریب کا جال پھیلانا

۲---------- سوالات

۱۔ بوڑھے نے مرتے وقت اپنے بیٹے کو کیا نصیحت کی تھی؟

جواب:۔ بوڑھے نے مرتے وقت اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی تھی کہ آزمائے بغیر کسی کو اپنا دوست نہ بنانا اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو ضرور پرکھنے کی کوشش کرنا، تاکہ آئندہ کے لیے تمہیں تجربہ حاصل ہو۔

۲۔ سرکاری مخبر کو قتل کی واردات کا پتہ کیسے چلا؟

جواب:۔ سرکاری مخبر کو قتل کی واردات کا پتہ دوست کی بیوی کی زبانی چلا۔

۳۔ مخبر نے پولیس کو کیوں اطلاع دی؟

جواب:۔ مخبر نے فرائضِ منصبی اور انعام پانے کے لالچ میں پولیس کو خبر دی۔

۴۔ نوجوان نے قتل کا ڈھونگ کیوں رچایا تھا؟

جواب:۔ نوجوان نے قتل کا ڈھونگ اپنی بیوی اور دوست کو آزمانے کے لیے رچایا تھا۔

۵۔ اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب:۔ اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کسی پہ آنکھیں بند کرکے بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔

۳---------- درج ذیل محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

Scanned with CamScanner

محاورات	معنی
اُلٹے پاؤں لوٹنا	میں اپنے بھائی کی کامیابی کی خبر سنتے ہی اُلٹے پاؤں لوٹ آیا۔
باغ باغ ہونا	بچے کی خیر و خبر سُن کر والدین باغ باغ ہوگئے۔
ہکا بکا رہنا	آگ کے شعلوں کو دیکھ کر میں ہکا بکا رہ گیا۔
دل بھر جانا	کھیل تماشاؤں سے میرا دل بھر گیا۔
اپنا اُلو سیدھا کرنا	آج کل لوگ اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لیے کچھ بھی کرتے ہیں۔
پھولے نہ سمانا	میٹرک میں پاس ہونے پر میں خوشی سے پھولے نہ سمایا۔
ڈھونگ رچانا	کام کے وقت اسلم نے بیماری کا ڈھونگ رچایا۔
دل برداشتہ ہونا	میں گاڑی کے حادثے کی خبر سن کر دل برداشتہ ہوا۔

۴۔ ---------- خلاصہ

ایک بوڑھے آدمی نے مرتے وقت اپنے اکلوتے بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا آزمائے بغیر کسی کو اپنا دوست نہ بنانا یہاں تک کہ کبھی کبھار اپنے قریبی رشتہ داروں اور عزیزوں کو بھی پرکھنے کی کوشش کرنا۔ باپ کی وفات کے بعد اسے اپنی بیوی اور ایک قریبی دوست کو آزمانے کا خیال آیا۔ اس کا دوست مقامی حاکموں کا مُخبر تھا۔ ایک دن دن نوجوان اپنے کسی کام سے شہر چلا گیا اور واپسی پر قصائی کی دُکان سے بھیڑ کے 'سری پائے' خریدے، جب وہ گھر پہنچا تو بہت رات ہوچکی تھی ہر طرف اندھیرا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ گڑھا کھودنے کے لیے کدال لائے کیونکہ اس نے اپنے ایک پُرانے دُشمن کو قتل کیا ہے اور انتقاماً اس کی کھوپڑی کو اپنے آنگن میں دفن کرنا چاہتا ہے۔ بیوی نے چپ چاپ گڑھا کھودا اور نوجوان نے اپنے ہاتھوں سے تھیلے میں رکھی ہوئی کھوپڑی کو اس میں دفن کر دیا۔ بیوی کو گھبراہٹ کے مارے رات بھر نیند نہیں آئی جب صبح نوجوان اپنے کام پر گیا تو اس کا دوست اس کے گھر آیا اس نے نوجوان کی بیوی کو پریشان دیکھ کر اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی، کافی اصرار پر بیوی نے اپنا سارا قصہ سُنایا کہ انھوں نے اپنے آنگن میں گڑھا کھود کر اس میں دشمن کی کھوپڑی کو دفن کیا ہے اس لیے اب تم ہی اپنے دوست کو بچا سکتے ہیں۔ اس نے دوست کی بیوی کو جھوٹی تسلی دی اور وہاں سے چل دیا۔ اتفاق سے ان ہی دنوں کسی آدمی کا قتل ہوا تھا اور پولیس قتل کیس کی تفتیش کر رہی تھی۔ اُدھر مقتول کے رشتہ داروں نے قاتل کو پکڑنے کے لیے نقدی انعام کا اعلان بھی کیا تھا۔ نوجوان کے دوست نے سوچا کہ یہ قتل اس کے دوست نے ہی کیا ہوگا اس لیے لالچ میں آکر اس نے دوست کے خلاف مخبری کی اور پولیس کو لیکر دوست کے گھر کی طرف چلا، راستے میں اس نے اپنے دوست کو دیکھا اور تھانے دار کو کہا کہ یہی قاتل ہے اور خود دوست سے چھپتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔ تھانے دار نے نوجوان کو پکڑ کر پولیس اسٹیشن لایا اور اسے قتل کے بارے میں پوچھ تاچھ شروع کی۔ نوجوان نے تھانے دار کو کہا کہ وہ اس کے ساتھ اس کے گھر چلے۔ جہاں کہ مقتول کا سر بھی پولیس کو دکھائے گا اور اوزار بھی جسے قتل ہوا ہے۔ تھانے دار نوجوان کے ساتھ اس کے گھر پہنچا تو نوجوان نے گڑے سے سری پائے نکال کر تھانے دار کو دکھائے ہوئے کہا یہ مقتول کا سر ہے، جہاں تک قتل کے آلات کا تعلق ہے ان میں سے ایک آلہ میری بیوی ہے جسے آزمانے کے لیے میں نے یہ ڈراما کیا اور دوسرا آلہ میرا دوست ہے جسے بغیر آزمائے میں نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔ تھانے دار سمجھ گیا کہ یہ سارا قصہ محض آزمائش کا تھا۔

ال نمبر ۳ محاورات کو جملوں میں استعمال کرو

1)	پھولے نہ سمانا	بہت خوشی ہونا	میٹرک میں پاس ہونے پر خوشی سے پھولے نہ سمایا
2)	ڈھونگ رچانا	فریب کا جال پھیلانا	کام کے وقت اسلم نے بیماری کا ڈھونگ رچایا
3)	دل برداشتہ ہونا	غمگین	میں گاڑی [illegible]

سبق نمبر۔ ۱۳ ایک لڑکی ------------------ (نظم) (اختر شیرانی)

۱ --------- فرہنگ

الفاظ	معنی
ہم جولی	سہیلی
گلزار	چمن
لے	ترنم
بن کا بن	پورا جنگل
گھنیری	گھنی
گنگنانا	سریلی آواز میں گانا

۲ --------- سوالات:۔

۱۔ چڑیاں کون سی جھاڑیوں میں چہچہاتی ہے؟

جواب:۔ چڑیاں گھنیری جھاڑیوں میں چہچہاتی ہے۔

۲۔ دوسرا بند پڑھ کر بتایئے کہ لڑکی اپنی ہم جولیوں کے ساتھ کیسی جگہ پر رہنا چاہتی ہے؟

جواب:۔ لڑکی اس جگہ پر رہنا چاہتی ہے جہاں بارش کے موسم میں سبزہ لہلہاتا ہو ۔اور جہاں چشموں سے بہتا پانی جیسی آواز میں گنگناتا ہو۔

۳۔ کوئل کیسے گیت گاتی ہے؟

جواب:۔ کوئل کو کو کے میٹھے گیت گاتی ہے۔

۴۔ اس نظم میں لڑکی نے کیا خواہش ظاہر کی؟

جواب:۔ قدرت کے دلکش نظاروں کے بیچ اپنی ہم جولیوں اور جھولے کے ساتھ رہنے کی خواہش لڑکی نے ظاہر کی۔

۳ --------- دیئے گئے لفظوں سے خالی جگہوں کو بھریے۔

ہم جولیاں ۔ چڑیاں ۔ خوشبو ۔ کوئلیں۔

۱۔ جہاں چڑیاں گھنیری جھاڑیوں میں چہچہاتی ہوں۔

۲۔ جہاں شاخوں پہ کلیاں بہت نئی خوشبو اڑاتی ہوں۔

۳۔ اور ان کوئلیں کو کو کے میٹھے گیت گاتی ہوں۔

۴۔ وہاں میں ہوں مری ہم جولیاں ہوں اور جھولا ہو۔

۴ --------- جوڑ لگایئے۔

الف	ب
چڑیاں	چہچہانا
کوئل	کو کو
پھول	خوشبو
چشمہ	پانی
برسات	سبزہ

Scanned with CamScanner

1) پہل کرنا ← اچھے کام میں پہل کرنا اچھی بات ہے

2) خواب دیکھنا ← خواب دیکھنا انسان کی فطرت ہے

3) ٹھان لینا ← میں نے ٹھان لیا ہے کہ اس بار اچھے نمبر لے کر پاس ہو جاؤں گا

4) خلا ← خلا کی کوئی حد نہیں

5) پرواز ← میری تمنا ہے کہ میں خلا میں پرواز کر سکوں

6) آلات ← سائنس نے انسان کو مختلف آلات عطا کئے ہیں

Scanned with CamScanner

سبق نمبر۔ ۱۵ گوتم بُدھ ---------- (نثر) (۵۶۳ ۔ ۴۸۳ قبل مسیح)

۱------ فرہنگ

الفاظ	معنی
پُرتعیش	عیش وعشرت سے بھرپور ۔ نازونعم والی
خوگر	عادی
قبل مسیح	حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے
بے کل	بے قرار ۔ بے سکون ۔ بے چین
اہل ثروت	دولت مند ۔ مالدار
نومولود	نیا پیدا ہوا بچہ
معرّیٰ	خالی
یوگی	مذہبی ورزش کرنے والا ۔ یوگ کرنے والا
سنیاسی	فقیر ، جس نے دُنیا کو چھوڑ دیا ہو
اذیتیں	تکالیف۔ اذیت کی جمع
ابہام	صاف صاف بیان نہ کرنا
ریاضت	مشقت ۔ محنت
خلوت	اکیلاپن ۔ تنہائی
استغراق	کسی خیال میں ڈوب جانا
عظیم الجثہ	بہت بڑا ۔ جسیم
چیستان	پہیلی ۔مُعمہ
منکشف	کھل جانا ۔ ظاہر ہونا
افکار	فکر کی جمع
جبلی	فطری ۔ پیدائشی
اصطلاحاً	اصطلاح میں
فرار	بھاگنا
راست	صحیح ۔ دُرست
طرزِ بود و باش	زندگی گزارنے کے طور طریقے
سعی	کوشش
وا	کھلا

۲------ سوالات۔

۱۔ گوتم بُدھ کا اصلی نام کیا تھا اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب:۔ گوتم بُدھ کا اصلی نام سدھارتھ تھا وہ کپل وستو میں پیدا ہوئے جو نیپال کے سرحدوں کے قریب شمالی ہندوستان کا ایک شہر ہے۔

۲۔ گوتم بدھ نے کس عمر میں زندگی سے کنارہ کشی کی؟

جواب:۔ گوتم بدھ نے انتیس برس کی عمر میں زندگی سے کنارہ کشی کی۔

Scanned with CamScanner

۳۔ گوتم بدھ یوگی اور سنیاسی کیوں بنے؟

جواب۔ سچ کی تلاش کے لیے گوتم بدھ یوگی اور سنیاسی بنے۔

۴۔ گوتم بدھ کی تعلیمات میں سے چار سچائیاں کون سی تھیں؟

جواب۔ گوتم بدھ کی تعلیمات میں چار عظیم سچائیاں درج ذیل تھیں۔

(۱) انسانی زندگی اپنی جبلی حیثیت میں دکھوں کا مخزن ہے۔

(۲) دکھوں کی وجہ سے خواہشات کا ہونا۔

(۳) خواہشات کو پیدا ہونے سے روکا جاسکتا ہے یعنی نروان حاصل کرنا۔

(۴) کڑی تپسیا اور سہل پسندی کے بجائے میانہ روی سے کام لینا۔

۵۔ آٹھ راست راہوں سے کیا مُراد ہے؟

جواب۔ آٹھ راہوں سے مُراد ہے :

(۱) صحیح علم (۲) صحیح کلام (۳) صحیح عمل (۴) صحیح راہ (۵) جائز و حلال کمائی (۶) صحیح کوشش (۷) نیک خیال (۸) صحیح غور و فکر۔

۳---------- خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

۱۔ اگر بنیاد درست ہے تو زندگی درست ہوگی۔

۲۔ درست ارادہ ہی نروان کی راہ دکھاتا ہے۔

۳۔ غلط گفتگو جھگڑے کو دعوت دیتی ہے۔

۴۔ بد چلنی سے دور رہنا اور خدمت خلق کرنا۔

۵۔ محنت اور ایمانداری سے اپنے لیے روزی کمانا۔

۶۔ یہ کوشش جاری رکھنا کہ ذہن پراگندہ نہ ہو۔

۷۔ ذہن کو پوری طرح بیدار رکھنا۔

۸۔ درست طریقے سے سوچ بچار کرنا۔

۴---------- گوتم بدھ کے حالات زندگی پر دس جملے لکھیے۔

(۱) گوتم بدھ کا اصلی نام سدھارتھ تھا وہ اصلی شہزادہ تھا۔

(۲) گوتم بدھ ۵۶۳ قبل مسیح میں پیدا ہوئے۔

(۳) ۱۹ برس کی عمر میں ان کی شادی ہوئی۔

(۴) انتیس برس کی عمر میں اپنی ازدواجی زندگی سے کنارہ کشی کی۔

(۵) وہ انسانی مصیبتوں کی وجہ جاننے کے لیے اور گیان حاصل کرنے کے لیے گھر سے چل پڑے۔

(۶) وہ سات سال تک اِدھر اُدھر بھٹکتے رہے۔

(۷) کئی بار وہ فاقہ کشی اور خود اذیتی کے مراحل سے گذرتے رہے۔

(۸) کچھ عرصہ اس دور کے مشہور یوگی علماء سے علم حاصل کیا۔

(۹) خلوت میں انھوں نے انسانی موجودگی کے مسائل استغراق کیا۔

(۱۰) آخر کار وہ ایک بہت بڑے انجیر کے درخت کے نیچے سات دنوں تک لگاتار بیٹھے رہے اور انہیں گیان حاصل ہوا۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۔ ۱۶ ہماری تاریخ ---------- (نظم) (جاں نثار اختر)

...... فرہنگ

الفاظ	معنی
دمک	چمک ۔ تمتماہٹ
لالے	ایک قسم کا سرخ پھول جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے
تہمت	الزام
دل جوئی	تسلی
دل داری	دل رکھنا
اخوت	بھائی چارہ
آشتی	دوستی
اہنسا	عدم تشدد
دہر	زمانہ
مقابل	سامنے والا
رنگی	انگریز
تعصب	تنگ نظری

۲۔ تشریح کیجیے:

۱۔ کوئی بھی گھر ہو ------------ اُٹھتے تھے لالے کیا کیا۔

شاعر اس نظم 'ہماری تاریخ' میں کہتے ہیں کہ انگریزی حکومت سے پہلے ہر گھر میں بغیر کسی تعصب کے دیوالی کے دیے جلتے تھے ۔ عید کے خوشی کے موقع پر لوگ ایک دوسرے کے گلے ملتے تھے۔ اسی طرح ہولی کے رنگ سے ہر چہرہ نکھر جاتا ہے اور ہر تہوار کو دھوم سے منایا جاتا تھا اور ہر تہوار سب کے لیے خوشیاں لے آتا تھا۔

۲۔ اجنبی ہاتھوں نے ------------ چالاک سیاست کے سوا۔

شاعر فرماتے ہیں کہ انگریزی حکومت نے اپنی چالاکی کی بناء پر لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ نفرت اور عداوت کرنا سکھایا ان کے دلوں سے پیار و محبت نکال کر آپس میں دوسرے سے لڑنا سکھایا انہوں نے 'پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو' کی پالیسی بنائی۔

۳۔ اے وطن ہم تیری تاریخ---------- رواداری کی۔

شاعر کہتا ہے کہ ہم اپنے وطن کی تاریخ دوبارہ لکھیں گے وہ تاریخ جو ہمارے ملک کی اصل تاریخ ہے یعنی محبت ، اخوت ، بھائی چارہ رواداری اور وفا۔

۴۔ تیری تاریخ ہے قرآن کا ---------- کوئی نانک نہ اُٹھا۔

شاعر فرماتے ہیں کہ ہماری تاریخ مشترکہ تہذیب پر مبنی تھی جس کا حصہ قرآن کریم پڑھنے والے اور گیتا پڑھنے والے تھے۔ وہ تاریخ جو امن دوستی اور عدم تشدد کو سبق دیتی ہے۔ بقول شاعر دنیا میں ہمارے مقابل کوئی گوتم ، چشتی یا نانک جیسا پیدا نہ ہوا۔

۵۔ آج آزاد ہیں ہم---------- اندھیروں سے نکل آئے ہیں۔

شاعر فرماتے ہیں کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد ہم پوری طرح سے آزاد ہیں۔ انگریزوں نے سیاست کا جو گندہ جال پھیلایا تھا ہم اس تنگ نظری اور نفرت کے اندھیروں سے بہت دور نکل آئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

شاعر فرماتے ہیں کہ ہمارے وطن کے لوگوں میں اتحاد و اتفاق ہے ان کی فکر و عمل اور ان کے یقین ایک ہیں۔ ہماری زمین ایک ہے، ہم ایک ہیں وطن بھی ایک ہے۔

۳------ سوالات۔

۱۔ نظم کے مطابق ہندوستان میں مختلف تہوار کیسے منائے جاتے تھے؟ جواب:۔ نظم کے مطابق ہندوستان میں خوشیاں بانٹتے ہوئے مناتے تھے۔

۲۔ اجنبی ہاتھوں سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب:۔ اجنبی ہاتھوں سے شاعر کی مُراد انگریزی دورِ حکومت ہے۔

۳۔ ہماری تاریخ کو کس طرح بدل دیا گیا؟

جواب:۔ لوگوں کے دلوں میں تعصب، نفرت، عداوت ڈال کر چالاک سیاست نے ہماری تاریخ کو بدل دیا۔

۴۔ ہمارے ملک کی تاریخ کیا رہی ہے؟

جواب:۔ ہمارے ملک کی تاریخ محبت، رواداری، وفا، اخوت، امن و آشتی اور اہنسا رہی ہے۔

۵۔ آزادی ملنے کے بعد ہم خود کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟

جواب:۔ بقول شاعر آزادی ملنے کے بعد ہم لوگ آزاد ہیں۔ ہمارے ذہن آزاد ہیں اور لوگ تعصب اور نفرت کے اندھیروں سے نکل آئے ہیں۔

۶۔ شاعر نے آخری بند میں ایکتا کی کیا پہچان بتائی ہے؟

جواب:۔ شاعر نے آخری بند میں ایکتا کی پہچان لوگوں کے فکر و عمل، یقین، زمین اور وطن کا ایک ہونا بتایا ہے۔

۴------- نیچے لکھے ہوئے بند کو مکمل کیجیے۔

تیری تاریخ ہے قرآن کا گیتا کا ورق
آشتی، امن، اہنسا کے اصولوں کا سبق
دہر سے اپنا مقابل کوئی اب تک نہ اُٹھا
کوئی گوتم، کوئی چشتی، کوئی نانک نہ اُٹھا

۵------ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے
اُجالے	علم سے ہر طرف اُجالے پھیل جاتے ہیں۔
اجنبی	یہ شہر میرے لیے اجنبی ہے۔
نفرت	ہمیں بُرے کاموں سے نفرت کرنی چاہیے۔
چالاک	وہ ایک بہت ہی چالاک لڑکا ہے۔
وفا	کتا ایک وفادار جانور ہے۔
امن	ہمیں اپنے ملک میں امن قائم رکھنا چاہیے۔
آزاد	ہندوستان ایک آزاد ملک ہے۔

۶------ ان لفظوں کی جمع لکھیے۔

واحد	جمع	واحد	جمع
تہمت	تہمتیں	جذبہ	جذبات
فرنگی	فرنگیوں	عمل	اعمال
فکر	افکار		

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۔ ۱۷ زعفران ------------ (نثر) (مخزن مضامین ، سے ماخوذ)

------ فرہنگ

الفاظ	معنی
جا بجا	جگہ جگہ
فراموش کرنا	بھول جانا
متوجہ کرنا	توجہ دلانا
فرائض	فرض کی جمع
کاشت ہونا	کھیتی کرنا
جنت	جنت
تخلیق کرنا	پیدا کرنا
مقدس	پاک
قدیم	پرانا
کشمیر راجہ	کشمیر راجہ
تھیٹر	وہ بڑا ہال جہاں ڈرامہ اور دیگر تفریحِ طبع کے پروگرام وغیرہ پیش کئے جاتے ہیں۔
فن	ہنر
لغت	عرفِ عام میں ڈکشنری

۲۔------ سوالات۔

۱۔ کس شاعر نے اپنی کتابوں میں زعفران کی جابجا تعریف کی ہے؟

جواب:۔ مشہور شاعر کالیداس نے اپنی کتابوں میں زعفران کی جابجا تعریف کی ہے۔

۲۔ کس پھول کو بادشاہوں کا پھول سمجھا جاتا ہے؟

جواب:۔ زعفران کے پھول کو بادشاہوں کا پھول سمجھا جاتا ہے۔

۳۔ وادی کشمیر میں زعفران کی کاشت کہاں کہاں کی جاتی ہے؟

جواب:۔ پانپور اور اس کے علاوہ کئی اور علاقوں میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے۔

۴۔ کس ملک میں زعفران کو شاہی رنگ سمجھا جاتا ہے؟

جواب:۔ یونان میں زعفران کو شاہی رنگ سمجھا جاتا ہے۔

۵۔ زعفران کی کاشت کے لیے کس قسم کی زمین درکار ہے؟

جواب:۔ زعفران کی کاشت کے لیے خاص قسم کی ڈھلوان زمین درکار ہے۔

۳۔------ خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

۱۔ زعفران کی کاشت ایک مستقل فن ہے۔

۲۔ زعفران کو بادشاہوں کا پھول سمجھا گیا ہے۔

۳۔ کشمیری زعفران کی تجارت بڑھتی جا رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

د۔ اس کی کاشت کے لیے خاص قسم کی **ڈھلان زمین** درکار ہے۔

س۔---------- زعفران کے عنوان پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب ۔ زعفران کو انگریزی میں (Saffron) کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیسر (Kesar) ہے۔ زعفران کو پودا پیاز سے ملتا ہے۔ یہ مختلف قسم کے کھانوں اور دوائیوں میں استعمال ہوتا ہے۔ شاہی زعفران ، مونگر اور لچھا وغیرہ ۔ اس کی قسمیں ہیں۔ زعفران کی خوشبو بہت دلکش ہوتی ہے۔ کشمیر میں پانپور کے علاوہ کئی اور علاقوں میں اس کی کاشت بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ اس کی کاشت ایک مستقل فن ہے۔ اسے کشمیری رانجہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا رنگ حسین ہوتا ہے جس سے دیکھنے والے سر جھک جاتا ہے۔ اور وہ اس کی خوبصورتی میں کھو جاتا ہے۔ اس کے پھول اکتوبر میں نکل آتے ہیں۔ زعفران کے پھول کو بادشاہوں کا پھول سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بیج کی عمر ۳۰ سال کی ہوتی ہے۔ اپنے مقررہ اوقات میں اسے سات پھول حاصل ہوتے ہیں۔ تیسرا اور ساتواں پھول جس کو شاہی زعفران کہا جاتا ہے۔ اس کی زمین کو کسی کھاد یا دوائی کی ضرورت نہیں پڑتی۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۔ ۱۸ کمپیوٹر کا ارتقائی سفر ----------- (نثر)

۱ ------ بنک

الفاظ	معنی
برقیاتی	الیکٹرانک کا اردو ترجمہ ۔ بجلی کی طرح چلنے والا
کارکردگی	کار گزاری۔ اچھا کام کرنا
علامتیں	علامت کی جمع۔ نشان
تخلیق کرنا	پیدا کرنا
خالق	پیدا کرنے والا
حرارت	گرمی
خارج کرنا	نکالنا۔ باہر کرنا
ماڈل	نمونہ
شئے	چیز

۲ ------ سوالات۔

۱۔ کمپیوٹر کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ کمپیوٹر ایک ایسی مشین کو کہا جاتا ہے جو حساب لگانے کا کام کرتی ہے۔ یہ جوڑ اور گھٹا تو کرتی ہی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے کام بھی اس سے لیے جاتے ہیں۔

۲۔ کمپیوٹر سے کیا کیا کام لیے جارہے ہیں؟

جواب:۔ کمپیوٹر سے ان گنت کام لیے جاتے ہیں ۔ موجودہ دور میں ہوائی جہاز بھی کمپیوٹر سے اُڑائے جاتے ہیں۔ ریڈیو ، ٹیلی ویژن ، ریل گاڑیاں ، چھاپ خانے غرض کہ ہر کوئی کام انجام دینے کے لیے کمپیوٹر سے مدد لی جاتی ہے۔

۳۔ پہلا الیکٹرانک کمپیوٹر کب بنا تھا؟

جواب:۔ 1919 کے لگ بھگ پہلا الیکٹرانک کمپیوٹر بنا تھا۔

۴۔ آج کے دور میں کتنی قسم کے کمپیوٹر بنائے جاتے ہیں؟

جواب:۔ آج کے دور میں دو قسم کے کمپیوٹر بنائے جاتے ہیں جن میں ایک قسم کو ' ڈِجی ٹل ' (Digital) یعنی ہندسوں کا کمپیوٹر کہا جاتا ہے اور دوسری قسم کے ' اینالوگ ' (Analog) کمپیوٹر کہلاتے ہیں۔

۵۔ ایک کمپیوٹر کو کتنے حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ پہلا درآمد (Input) کا حصہ ، دوسرا حصہ ذخیرہ یا مال گودام یعنی (Memory) کا حصہ ، تیسرا حساب وکتاب کا حصہ ، چوتھا کنٹرول یونٹ اور پانچواں برآمد (Out put) کہلاتا ہے۔

۶۔ تیسری نسل کا کمپیوٹر کتنی مدت استعمال ہوتا رہا؟

جواب:۔ تیسری نسل کا کمپیوٹر ۱۹۶۰ء سے لیکر ۱۹۷۰ء تک استعمال ہوتا رہا۔

۳ ------ جواب لکھیے:

آج کل کمپیوٹروں کے جو نئے نئے ماڈل اور شکلیں ہمارے زیر استعمال ہیں ، اُن کی فہرست بنائیے۔

جواب:۔ ڈسک ٹاپ (Desktop) ، لیپ ٹاپ (Laptop) ، آئی پیڈ (I. Pad) ، ٹیبلٹ (Tablet)۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر۔ ۱۹ میرا وطن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (نظم) (شفیع الدین نیرؔ)

۱۔۔۔۔۔۔۔ فرہنگ

الفاظ	معنی
قمری	فاختہ کی قسم کا ایک پرندہ (اس کی آواز نہایت گونج دار ہوتی ہے)
چکور	تیتر کی قسم کا ایک پرندہ ، اسے چاند کا عاشق بھی کہتے ہیں
بَن	جنگل
سر سبز	ہرا بھرا ، تر و تازہ
غلّہ	اناج
میوے	خشک پھل ، بادام ، اخروٹ اور کشمش وغیرہ
ترکاریاں	سبزیاں
گُل کاریاں	نقاشی کرنا ، گُل بوٹے بنانا
سیراب	پانی سے بھرا ہوا ،
زرخیز	جس زمین میں پیدا وار زیادہ ہوتی ہے
چشمہ	زمین میں ابلتا ہوا پانی یا سُوتا
گُماں	شک ۔ شبہ
باغ ارم	جنت کا باغ
باغ عدن	جنت کو وہ باغ جس میں حضرت آدمؑ کو رکھا گیا تھا

۲۔۔۔۔۔۔۔ تشریح کیجیے۔

(۱) وہ چڑیا ، وہ طوطا ، وہ مینا ،۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ میرا وطن۔

شاعر شفیع الدین نیرؔ کے نظم کے اس بند میں اپنے وطن کی تعریفیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے وطن میں طرح طرح کے خوبصورت اور خوش آواز پرندے ہیں۔ خوش نما جھیلیں ، دریا ، جھرنے ہیں ۔ ہرے بھرے جنگل اور اُونچے اُونچے پہاڑ ہیں ۔ صاف صاف پانی کا شور ہر طرف سنائی دیتا ہے گویا کہ میرا وطن بہت ہی خوبصورت اور ہر دولت سے مالا مال ہے۔

(۲) وہ غلّے ، وہ میوے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ میرا وطن۔

شاعر فرماتے ہیں۔ کہ میرے وطن کی زمین زرخیز ہے جس میں اناج ، میوے ، سبزیاں اور خوشنما پھول اگلتے ہیں ، جہاں نظر پڑتی ہے خوبصورت اور سر سبز باغ پھولوں سے بھرے پڑے دکھائی دیتے ہیں ۔ میرا وطن بالکل جنت کے مانند ہے جسے قدرت نے ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے۔

(۳) پہاڑوں کا منظر ۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ میرا وطن۔

شاعر فرماتے ہیں کہ میرے وطن میں ہزاروں ندی ، نالے اور چشمے بہتے ہیں ۔ میرا وطن ہر طرف خوبصورت پہاڑوں اور سبز جنگلوں سے گھِرا ہوا ہے۔ خود سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں کہ میں اس کی خوبیاں کہاں تک بیان کروں اس میں اتنی خوبیاں بھری پڑی ہے جنھیں بیان کرنا مشکل ہے ۔ کیوں کہ میرے وطن پر جنت بھی رشک کرتا ہے۔ شاعر نے اپنے وطن کو دو باغوں یعنی باغ ارم اور باغ عدن سے تشبیہ دی ہے۔

۳۔۔۔۔۔۔۔۔ سوالات۔

۱۔ شاعر نے نظم میں کن کن پرندوں کا ذکر کیا ہے؟

جواب:۔ شاعر نے نظم میں چڑیا ، طوطا ، مینا ، مور ، کوئل ، بلبل ، قمری اور چکور جیسے پرندوں کا ذکر کیا ہے۔

۲۔ [illegible] کس کو کیا گیا ہے؟

(2) دنیا اچھا کس کو کہا گیا ہے؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ کشمیر چمن وطن کو کہا گیا ہے

۳۔ "ہے فردوس کا اس چمن" کی کیا کیا خوبیاں بیان کی گئی ہیں؟

جواب:۔ اس مصرع سے مراد ہے کہ اس منظر یعنی وطن کو دیکھ کر جنت کا گماں ہوتا ہے۔

۴۔ اس نظم میں ہمارے وطن کی کیا کیا خوبیاں بیان کی گئی ہیں؟

جواب:۔ وطن میں مختلف قسم کے رنگ برنگے اور خوش آواز پرندے ہیں، جھیلیں دریا، جھرنے اور صاف و شفاف پانی کا شور ہے زمین زرخیز ہے جس میں خوش رنگ، پھول، میوے، اناج اور سبزیاں اگلتی ہیں۔ وطن خوبصورت پہاڑوں اور مالا مال جنگلوں سے بھرا پڑا ہے گویا ہمارا وطن جنت کی طرح حسین و جمیل ہے۔

۵۔ اس نظم کے شاعر کا نام لکھیے؟

جواب:۔ اس نظم کے شاعر کا نام شفیع العزیز نیر ہے۔

۶۔ شاعر اس نظم میں وطن کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب:۔ شاعر اس نظم میں وطن دوستی کا جذبہ ابھارنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان خوبصورت نعمتوں کی قدر کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔

۴۔۔۔۔۔۔۔ لفظوں کو جملوں میں لکھیے۔

لفظ	جملے
دریا	دریائے جہلم کا منبع ویری ناگ ہے۔
پہاڑ	پہاڑ پر چڑھنا آسان کام نہیں ہے۔
وطن	مجھے اپنے وطن سے بے حد لگاؤ ہے۔
منظر	کشمیر کی خوبصورتی اور منظر کشی لاجواب ہے۔
چمن	اس چمن میں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے ہیں
سماں	یہ سماں بہت سہانا ہے۔

۵۔۔۔۔۔۔۔ املا درست کیجیے۔

غلط:۔ ترقاریاں، باگوں، منضر، وتن، صر سبز

ٹھیک:۔ ترکاریاں، باغوں، منظر، وطن، سر سبز

۶۔۔۔۔۔۔۔ مصرع مکمل کیجیے۔

۱۔ وہ چڑیا، وہ طوطا وہ مینا وہ مور   ۲۔ وہ کوئل وہ بلبل وہ قمری، وہ چکور

۳۔ وہ سرسبز اس کے پہاڑ اور بن   ۴۔ یہ میرا وطن یہ میرا وطن

۷۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

چڑیا	چڑیاں	جھیل	جھیلیں
بلبل	بلبلیں	دریا	دریاؤں
جھرنا	جھرنے	پہاڑ	پہاڑوں
میوے	میوں		

۸۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مصرعوں کو صحیح ترتیب سے لکھ کر مکمل کیجیے۔

وہ غلے، وہ میوے، وہ ترکاریاں

وہ خوش رنگ پھولوں کی گل کاریاں

وہ سرسبز باغوں کی پھلواریاں

وہ سیراب اور خوش نما کیاریاں

Scanned with CamScanner

زباں تک بیاں اس کی ہوں خوبیاں
ہے فردوس کا اس چمن پر گماں

وہ جھیلوں کی لہریں ، وہ دریا کا زور
وہ جھرنوں کا گرنا ، وہ پانی کا شور

Scanned with CamScanner

سبق نمبر۔ ۲۰ اُف ! یہ ماحولیاتی آلودگی !۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (نثر)

۔۔۔۔۔۔۔ فرہنگ

الفاظ	معنی
آلودگی	گندگی۔ فضا میں میلا پن
شفاف	صاف ستھرا
بھرمار	زیادتی ۔ کثرت
فضا	زمین کے چاروں طرف ہوا کا کرہ ۔ ماحول
مخلوق	پیدا کی ہوئی چیزیں
مرکبات۔	مرکب کی جمع ۔ ترکیب دیا گیا
تباہ کاریاں	بربادیاں
غلیظ	گندہ
محفوظ	جو حفاظت سے ہو

۲۔۔۔۔۔۔ سوالات

۱۔ آلودگی کی مختلف شکلیں کون کون سی ہیں؟

جواب:۔ آلودگی کی مختلف شکلیں مندرجہ ذیل ہیں:

آبی آلودگی ، ہوائی آلودگی ، شور کی آلودگی وغیرہ۔

۲۔ انسانی زندگی پر آلودگی کا کیا اثر پڑ رہا ہے؟

جواب:۔ آلودگی سے انسانی زندگی پر بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ آلودگی سے کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ مثلاً تپ دق (T.B) ، کھانسی وغیرہ۔

۳۔ کیمیاوی کھاد اور کیڑا مار دواؤں کا استعمال کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب:۔ کیمیاوی کھاد اور کیڑا مار دواؤں کا استعمال اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اناج ، پھلوں اور سبزیوں کے پیداوار میں اضافہ ہو اور ساتھ ہی زہریلے کیڑوں سے بچنے کے لیے بھی ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ غذائیں بیماریوں کا سبب کیوں بن جاتی ہیں؟

جواب:۔ کیڑا مار دواؤں کی چھڑکاؤ کی وجہ سے غذائیں بیماریوں کا سبب بن جاتی ہیں۔

۵۔ ' دھوئیں ' کو خطرناک کیوں کہا گیا ہے؟

جواب:۔ دھوئیں کی وجہ سے ہوا میں موجود پرت اوزون (Ozone) میں سوراخ پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس لیے دھوئیں کو خطرناک کہا گیا ہے۔

۶۔ ' اوزون لیر ' (Ozone Layer) سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ اوزون لیر ایک ایسی گیس کی پرت ہے ۔ جو سورج سے آنے والی خطرناک شعاعوں سے ہمیں بچاتی ہیں۔

۷۔ شور خطرناک قسم کی آلودگی کیوں ہے؟

جواب:۔ کیونکہ شور سے ہمارے جسم کے مختلف اعضاء خاص کر کانوں اور دماغ پر کافی بُرا اثر پڑتا ہے۔ اس وجہ سے شور کو خطرناک آلودگی کہا جاتا ہے۔

۸۔ آلودگی کم کرنے کے لیے کیا کیا طریقے ہیں؟

جواب:۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔ جھیلوں ، دریاؤں ، تالابوں اور چشموں کے کنارے پر رہنے والی آبادی کو پانی کے ان وسائل سے دور بسائیں اور جھیلوں اور پانی کے دیگر ذخائر کے اردگرد مکان وغیرہ تعمیر کرنے پر پابندی لگائیں۔

Scanned with CamScanner

۳۔ ---------- واحد اور جمع لکھیے:

واحد	جمع
خواہش	خواہشات
ترقی	ترقیات
سوال	سوالات
اختیار	اختیارات
ممکن	ممکنات

۴۔ ---------- ادھورے جملوں کو مکمل کیجیے:

۱۔ آپ کے دائیں بائیں موٹر گاڑیاں دھواں اگلتی دوڑ رہی ہیں۔

۲۔ تیز مشینوں کی آواز کانوں کو جھنجوڑ رہی ہیں۔

۳۔ ہر طرف مشینوں کی بھرمار ہے۔

۴۔ ہوا، پانی اور خوراک ہر جاندار کی بنیادی ضرورت ہے لیکن یہ سب آلودگی کا شکار ہیں۔

۵۔ کیمیائی کھاد ساتھ ساتھ کیڑا مار دواؤں چھڑکاؤ بھی کیا جاتا ہے۔

۶۔ ایک طرف انسانی ترقی کا ایک بڑھتا ہوا سیلاب ہے دوسری طرف اس کی تباہ کاریاں ہیں۔

۷۔ کار خانوں سے نکلنے والے غلیظ مادوں کو کیمیاوی طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے۔

۵۔ ---------- مندرجہ ذیل عنوانات پر پانچ پانچ جملے لکھیں:

۱۔ اگر پانی نہ ہو تو کیا ہوگا؟

جواب:۔ (۱) پانی کے بغیر کسی بھی جاندار کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔

(۲) پانی قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔ بغیر اس تحفہ کے کائنات نامکمل ہے۔

(۳) پانی کی قدر ایک انسان تب جانتا ہے۔ جب اُس کو پیاس لگتی ہے۔

(۴) پانی زندگی کا ایک حصہ ہے اور اس حصے کے بغیر باقی ماندہ زندگی بیکار ہے۔

(۵) جس طرح ہوا کے بغیر زندگی ناممکن ہے اسی طرح پانی کے بغیر بھی زندگی ناممکن ہے۔

۲۔ شور اور سنگیت میں کیا فرق ہے؟

(۱) شور وہ آواز ہے جو انسانی دماغ اور باقی اعضاء کو نقصان پہنچاتی ہے اور سنگیت وہ آواز ہے جس کو سننا ہر کوئی پسند کرتا ہے۔

(۲) شور آلودگی کی ایک قسم ہے اور سنگیت کو ہم آلودگی کے زمرے میں نہیں لاسکتے۔

(۳) شور سے ہر کوئی دُور بھاگتا ہے اور سنگیت ہر کسی کو اپنی اور کھینچتا ہے۔

(۴) شور بنانا نہیں پڑتا اپنے آپ پیدا ہوجاتا ہے مگر سنگیت کو بنانے کے لیے محنت درکار ہے۔

(۵) چنانچہ شور مضر صحت ہے اور موسیقی روح کی غذا ہے۔

۳۔ ہم کیسے محسوس کرتے ہیں کہ ہوا تازہ ہے یا گندہ؟

(۱) سونگھنے سے انسان محسوس کرتا ہے کہ ہوا گندہ ہے یا تازہ۔

(۲) تازہ ہوا میں سانس لینے سے ہم راحت محسوس کرتے ہیں۔

(۳) گندگی ہوا بدبو دار اور دم گھٹا دینے والی ہوتی ہے۔

(۴) گندگی ہوا سے طبیعت بوجھل اور دماغ اُکتا جاتا ہے۔

(۵) تازہ ہوا میں طبیعت ہشاش بشاش ہوئی ہے۔

Scanned with CamScanner

جب شور ہوتا ہے۔ آپ کو کیا محسوس ہوتا ہے؟

(۱) جب شور ہوتا ہے۔ تو ہمیں بہت برا لگتا ہے۔

(۲) شور ہمارے اعصاب پر برا اثر ڈالتا ہے۔

(۳) دماغ ذہنی کیفیت کا شکار ہوتا ہے۔

(۴) کسی بھی کام میں اپنا دھیان مرکوز نہیں کر سکتے۔

(۵) شور سے اکتاہٹ محسوس ہوتی ہے اور غصہ آنے لگتا ہے۔

۲-------- دریائے جہلم کا پانی روز بروز گندہ ہوتا جارہا ہے۔ ہم کس طرح جہلم اور اس کے پانی کو گندہ ہونے سے بچا سکتے ہیں؟

جواب:۔ دریائے جہلم کے گندہ ہونے کے لیے ہم سب ذمہ دار ہیں۔ اس کو گندہ بنانے والے بھی ہم ہیں اور گندے پانی کو استعمال کرنے والے بھی ہم ہیں۔ اب جہاں تک اس کی گندگی کو ختم کرنے کا تعلق ہے۔ اس کے لیے ہم سب کو ایک ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھ کر انفرادی طور پر اس کو پاک وصاف رکھنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اس کے علاوہ حکومت کو بھی اپنا کام غیر جانبداری سے کرنا ہوگا۔ دریائے جہلم کے کنارے پر بسنے والی آبادی کو ہٹا کر ان کے لیے کسی اور جگہ رہائش کا انتظام کرنا ہوگا۔ مختصراً یہ کہ ہم سب کو قدرت کے عطا کیے گیے اس انمول خزانے کی حفاظت خود کرنی ہوگی۔

سبق نمبر۔ ۲۱ راجا جامبھو لوچن ------------- (نثر)

۱------ فرہنگ

الفاظ	معنی
فیاض	سخی۔ دریا دل
سخی	سخاوت کرنے والا
خوش حال	مال دار۔ کھاتا پیتا۔ آسودہ حال
محتاج	ضرورت مند۔حاجت مند۔ غریب
سیاحت	سفر۔ سیر و تفریح
ہمہ وقت	ہر وقت۔ ہمیشہ
تعمیل کرنا	حکم بجالانا
متعدد	کئی۔ بہت سے
منعقد کرنا	قائم کرنا
ترک کرنا	چھوڑ دینا
تنومند	ہٹا کٹا۔ مضبوط جسم والا
جفاکش	محنتی

۲--------- سوالات۔

۱۔ جامبھولو چن کیسا راجا تھا؟

جواب:۔ جامبھولو چن فیاض اور سخی (سخاوت) راجا تھا۔ اس کے راج میں رعایا خوش حال تھی اور ملک میں ہر طرف امن و سکون تھا۔

۲۔ شیر اور بکری والے واقعے کی یادگار کہاں اور کس طرح قائم کی گئی؟

جواب:۔ جامبھولو چن نے ایک شکار کے دوران ایک تالاب پر شیر اور بکری کو اکٹھے پانی پیتے دیکھا، یہ منظر دیکھ کر راجا حیران ہوا اور اسی جگہ پر ایک شہر بسایا اور اپنے نام پر اس شہر کا نام جامبھو رکھا جو بعد میں جموں کے نام سے مشہور ہوا۔

۳۔ شکار کے وقت جامبھولو چن نے جنگل میں کیا منظر دیکھا؟

جواب:۔ شکار کے وقت جامبھو لوچن نے جنگل میں شیر اور بکری کو اکٹھے پانی پیتے دیکھا۔ حالانکہ شیر عام طور پر بکری کو کھا جاتا ہے، یہ منظر دیکھ کر راجا حیران ہوگیا۔

۴۔ اس سبق میں جو خاص واقعہ بیان کیا گیا ہے، اُسے اپنے لفظوں میں بیان کیجیے؟

جواب:۔ خاص واقعہ یہ ہے کہ ایک بار راجا جامبھو لوچن شکار کی تلاش میں کئی دنوں تک گھومتا رہا وہاں اس نے ایک تالاب دیکھا جہاں شیر اور بکری اکٹھے پانی پی رہے تھے یہ منظر دیکھ کر راجا حیران ہوگیا اور سوچنے لگا کہ شیر جو بکری کو کھا جاتا ہے کتنے پیار سے بکری کے ساتھ پانی پی رہا ہے۔ راجا کے دل میں ہم دردی اور رحم کے جذبات پیدا ہوگئے اور اس نے ہمیشہ کے لیے شکار کرنا ترک کردیا۔ اور اس جگہ پر ایک شہر جس کا نام جامبھو رکھا جو آہستہ آہستہ 'جموں' کے نام سے مشہور ہوگیا۔

۳--------مندرجہ ذیل الفاظ کے جمع لکھیے۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد : جمع
ادیب	ادباء	شاعر	شعراء	مقام	مقامات	قصبہ
مندر	منادر	مسجد	مساجد	منظر	مناظر	قصبے

۴۔۔۔۔۔۔ تلاش کیجیے اور بتائیے۔

صفت	اسم
فیاض	فیاضی
دریا دل	دریا دلی
جفاکش	جفاکشی
خوشحال	خوشحالی
محنتی	محنت کش
محتاج	محتاجی

Scanned with CamScanner

سبق نمبر ۔ ۲۲ پولیتھین جن

ا۔۔۔۔۔۔ سوالات

ا۔ گاؤں کے کسان سرپنچ کے صحن میں کیوں جمع ہوگئے؟

جواب:۔ گاؤں کے لوگ پریشان ہوکر کھیتوں میں فصل نہ اُگنے کی وجہ جاننے کے لیے سرپنچ کے صحن میں جمع ہوگئے تھے۔

۲۔ سرپنچ اور کسانوں کے مطابق زمین سے فصل کیوں نہیں اُگ رہی تھی؟

جواب:۔ سرپنچ اور کسانوں کے مطابق ان کے کھیتوں پر کسی دیو یا جن کا سایہ چھایا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے کھیتوں سے فصل نہیں اُگ رہی تھی۔

۳۔ ماہر نے مٹی کی جانچ کے بعد کیا کہا؟

جواب:۔ ماہر نے مٹی کی جانچ کے بعد کہا کہ کھیتوں پر کسی دیو یا جن وغیرہ کا سایہ نہیں ہے۔ بلکہ پولیتھین کی وجہ سے مٹی کو خطرناک بیماری لگ گئی ہے۔

۴۔ پولیتھین کے مضر اثرات سے متعلق پانچ جملے لکھیے؟

جواب:۔ (۱) پولیتھین ایک خطرناک شے ہے جو زمین کے اندر رہ کر آس پاس کی مٹی کو بھی زہریلا بنادیتی ہے۔

(۲) پولیتھین کو جلانے سے جو دُھواں خارج ہوتا ہے اُس سے انسانوں میں کینسر جیسی مہلک بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔

(۳) پولیتھین انسانون کے ساتھ ساتھ مویشیوں اور آبی جانوروں کے لیے بھی جان لیوا ثابت ہو رہا ہے۔

(۴) کھانے پینے کی چیزیں پالتھین لفافوں میں رکھنے سے مُضر صحت بن جاتی ہے۔

(۵) پالتھین کی وجہ سے ہمارے آبی ذخیرے نیست و نابود ہو رہے ہیں۔

ا۔۔۔۔۔۔ الفاظ ، معنی ۔

الفاظ	معنی	جملے
ماہر	تجربہ کار	ہمارے اسکول کے پرنسپل صاحب اپنے کام میں بڑے ہی ماہر ہیں۔
چھورا	نوجوان	یہ گاؤں کا چھورا بہت ہی عقل مند ہے۔
پاؤں پر کلہاڑی مارنا	نقصان	والدین کی نافرمانی کرکے احمد نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری۔
جھاڑ پھونک	منتر	جھاڑ پھونک سے بیماریوں کا علاج نہیں ہوتا۔
منحوس	بُرا	پالیتھین اور پلاسٹک کا وافر استعمال دُنیا کے لیے منحوس ثابت ہو رہا ہے

Scanned with CamScanner